وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

مدیر محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر فیض احمد گجراتی

جلد ۱۲ | ۳ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۷ شعبان ۱۳۸۲ھ | ۳ جنوری ۱۹۶۳ء | شمارہ ۱

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ایک عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور انور کا پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ ربوہ کی حاضری کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب لگایا گیا ہے۔

قادیان یکم دسمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اور غالباً اگلے ہفتہ مراجعت فرما ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان یکم دسمبر۔ ہمارے جو درویش بھائی جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے گئے تھے وہ واپس آنا شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے واپس لائے آمین

قادیان میں عظیم الشّان روحانی اجتماع

دنیا کے مختلف علاقوں سے احمدیّت کے پروانوں کی جلسہ سالانہ میں شمولیّت

علمائے سلسلہ عالیہ احمدیّہ کی مذہبی اور روحانی پُرمغز تقاریر

پُرسوز دعائیں اور روحانی ماحول

رپورٹ مرسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے اکہتر سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیشِ نظر رکھی تھی، سابقہ روایات کے مطابق پوری آب و تاب کے ساتھ ارضِ مقدسہ قادیان میں مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ارضِ مقدسہ قادیان میں جمع ہوئے۔ اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں اور اپنی اس زندگی کے طفیل ساری دنیا کو ابدی زندگی سے ہمکنار کرنے کے عزم سے لبریز ہیں۔ ان پروانوں نے سرزمینِ قادیان کو تین دن تک اپنے سجدہ ہائے شوق سے آباد کیا اور اس کی فضاؤں کو ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے معمور کر دیا۔ اور علم و عرفان کی جھولیاں بھر کر واپس ہوئے۔

قافلۂ پاکستان چونکہ سرکاری ہدایات کے مطابق بذریعہ ٹرین ہی سفر کر سکتا تھا اس لئے یہ قافلہ اگرچہ ہندوستان میں ۱۷/۱۲ کو داخل ہو چکا تھا مگر قادیان میں مورخہ ۱۸/۱۲ کو صبح آٹھ بجے کی ٹرین سے پہنچا۔ بدیں وجہ جلسہ کا پروگرام ایک گھنٹہ پیچھے کر دیا گیا تھا اور مورخہ ۱۸ دسمبر کو اس سالانہ روحانی اجتماع کا پہلا اجلاس بارہ بجے دوپہر زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب موصوف نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے والے احباب کو مبارکباد دی اور وہ دعائیں حاضرین کے گوش گذار کیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ ازاں بعد آپ نے پُرسوز لمبی افتتاحی دعا فرمائی۔

دعا کے بعد محترم قریشی محمود احمد صاحب امیر قافلہ پاکستان نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنایا اور محترم میر داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام سنایا۔ ان پیغامات کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف مذہبی کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ آخری زمانہ میں ایک مامور کی آمد کا سب کتابوں نے ذکر کیا ہے اور اس کے متعلق جو علامات بیان کی ہیں وہ بھی ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ اور یہ جملہ علامات موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔

آپ نے ان مذہبی کتابوں سے اس موعود کے آنے کا وقت اس کی آمد کی جگہ اور دیگر حالاتِ زمانہ اور زمینی و فلکی علامات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ موعود جس کے لئے ان علامات کا ظہور ہوا ہے وہ بھی ظاہر ہو چکا ہو۔ بالآخر آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان علامات کو چسپاں کیا۔ اور بتایا کہ آپ ہی اس زمانہ میں مسلمانوں کے لئے مہدیؑ، عیسائیوں کے لئے مسیحؑ، اور اہلِ ہنود کے لئے کرشنؑ ہو کر مبعوث ہوئے ہیں

آپ نے نہایت تفصیل سے یہ امر بھی واضح کیا کہ جس طرح سائنس کی ترقی کے ذریعہ آمد و رفت کی آسانیاں ہو رہی ہیں اور انسان باہم متحد ہو رہے ہیں اسی طرح روحانی لحاظ سے بھی اس موعود انسان کی آمد پر انسان جمع ہو رہے ہیں اور دنیا میں روحانی اتحاد کا نظارہ نظر آئے گا۔

اس کے بعد محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل نے "اسلامی عبادات اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے پہلے عبادت کا فلسفہ بیان کیا۔ اور پھر بتایا کہ عبادت کا ذکر جملہ مذہبی کتب میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے وید کے بعض منتر پڑھ کر اہلِ ہنود کی عبادت کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں دیگر اہلِ مذاہب کی عبادتوں کے بالمقابل اسلامی عبادت کو بتایا۔ اور بیان کیا کہ اسلامی عبادت ایک مکمل رنگ رکھتی ہے۔ اور تمام وہ عبادتیں جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہیں ان سب کا نچوڑ اسلامی عبادت میں موجود ہے۔ اور اس طرح اسلامی عبادت تمام مذاہب کی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ آخر میں آپ نے اسلامی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا فلسفہ بھی بیان کیا۔ اس تقریر کے بعد پہلے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس رات کے پونے آٹھ بجے زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد مسجد اقصیٰ میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس نے "عقایدِ احمدیت پر اعتراضات و جوابات" کے عنوان پر ایک مدلل تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے ایک امام مہدی کی آمد کے تصور کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ جب وہ امام عین وقت پر آیا تو اس کا انکار کر دیا گیا۔ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے غلط عقیدہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور علامہ شلتوت جیسے ازہر کے مفتی اور دیگر بزرگان کے حوالجات دیتے ہوئے بتایا کہ اب سمجھدار طبقہ خود اس بات کی طرف آ رہا ہے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے عقاید کی صداقت میں آپ نے غیروں کی ان زبردست آراء کو پیش کیا جن میں ان لوگوں نے جماعت کی اسلامی خدمات اور جماعت کی ترقی کا اعتراف کیا ہے۔ اور ان آراء کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کے طور پر غیروں کی یہ آراء اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ جو عقاید آج سے ستر سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کئے تھے وہی سچے تھے۔ اور بالآخر اس امر پر زور دیا کہ دنیا مجبور ہو کر انہی عقاید کی طرف آئے گی اور انہی عقاید سے انہیں تسکین ملے گی

(باقی صفحہ ۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۳ء

قادیان میں اکہترواں جلسہ سالانہ

(مختصر کوائف)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے اکہترویں جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام کی روئداد تو الگ اسی پرچہ میں مفصل طور پر شائع ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان مبارک ایام کی دیگر ایسی مصروفیات ہوتی ہیں۔ جن کے بارہ میں بیرونجات کے احباب کو علم حاصل کرنے کا اشتیاق ہوتا ہے۔ ایسے تمام دوست جو باوجود شدید خواہش اور تمنا کے اپنی گوناگوں معذوریوں اور ناگزیر مجبوریوں کے باعث عملی طور پر اپنے محبوب مرکز تک حاضر ہونے سے قاصر رہتے ہیں۔ لیکن دلی توجہ اور کشش کے باعث گویا وہ انہی گلیوں میں چل پھر رہے ہوتے ہیں جن کو ایک وقت پہلے مسیح دوراں اور مہدی آخرالزمان کی برکات سے نوازا جا چکا تھا۔ اور اب انہی مقامات سے متعلق باتیں ان دور افتادہ افراد کے لئے روحانی غذا اور دلی سرور کا باعث ہیں۔!!

(۱)

جیسا کہ احباب جانتے ہیں امسال قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر مقرر کی گئی تھیں تا ایک طرف دور دراز کا سفر کرنے والے اندرون ملک کے احباب ریل کے رعایتی کرایہ سے استفادہ کر سکیں تو دوسری طرف پاسپورٹ ہونے کی صورت میں اگر وہ قادیان کے جلسہ کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں تو کم سے کم ایام میں ہر دو مقامات کی زیارت کے بعد بآسانی اپنے وطنوں کو لوٹ سکیں۔ چنانچہ مقررہ تاریخوں پر قادیان کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور احباب نے اس میں شرکت کی اور بعض کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بھی جانے کی سعادت حاصل ہو گئی فالحمد للہ علی ذالک۔

(۲)

اس سال پاکستان سے دوسو احباب قافلہ کی صورت میں تشریف لائے جبکہ ان کے علاوہ بھی متعدد احباب انفرادی پاسپورٹ اور ویزا پر تشریف لائے پہلے یہ خیال تھا کہ پاکستانی قافلہ لاہور سے قادیان تک بسوں میں آئے گا جیسا کہ سالہائے ماسبق میں ہوتا رہا۔ لیکن جلسہ کے بالکل قریب ایام میں معلوم ہوا کہ گذشتہ سال کی طرح اب کی بار بھی قافلہ بذریعہ ریل آئے گا۔ اور وہ بھی اس طرح پر کہ ۱۷ دسمبر کی رات امرتسر میں اہل قافلہ قیام کریں گے۔ اور جلسہ کے پہلے روز صبح آٹھ بجے کی گاڑی قادیان پہنچیں گے۔ چنانچہ قافلہ کی سہولت کے لئے چند مستعد درویشان کو ۱۷ دسمبر کی صبح کو ہی امرتسر ضروری انتظامات کے لئے بھیج دیا گیا جبکہ درویشان کی ایک دوسری پارٹی مہمانوں کے لئے شام کا کھانا لے کر پانچ بجے شام کی ٹرین سے روانہ ہوئی۔ اہل قافلہ کو سٹیشن امرتسر پر رات کا کھانا پیش کیا گیا اور وہ بکمال سہولیات کے ساتھ صبح کے وقت دارالامان آگئے۔

(۳)

جیسا کہ جلسہ کے تقریری پروگرام کی روئداد سے معلوم ہو جاتا ہے جلسہ سالانہ کے اجلاسات کے بارہ میں اس سال غیر معمولی تبدیلی کی گئی یعنی بجائے اس کے کہ جلسہ گاہ میں دن کے وقت حسب سابق دو اجلاس رکھے جائیں اس سال دن کے وقت جلسہ گاہ میں صرف ایک ہی اجلاس رکھا گیا جو گیارہ بجے سے اڑھائی تین بجے تک جاری رہتا اور دوسرا اجلاس رات کے وقت مسجد اقصےٰ میں منعقد ہونا قرار پایا۔ چنانچہ احباب نے دونوں اجلاسات میں پورے ذوق شوق سے شمولیت کر کے اس نئے تجربہ کو کامیاب بنایا۔ اس تبدیلی سے ایک تو احباب جماعت کو دن کے وقت مقامات مقدسہ میں چل پھر کر زیادہ وقت کے لئے زیارت کرنے اور انفرادی طور پر دعائیں کرنے کا موقعہ ملا دوسری طرف باہم ملاقات کے لئے بھی کافی وقت میسر آگیا۔

(۴)

اندرون ملک سے جلسہ کی خاطر مرکز سلسلہ میں دور دراز کا سفر کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد جموں کشمیر اور پونچھ کے احباب کی تھی۔ اس کے علاوہ بنگال، اڑیسہ، بہار، آندھرا، میسور کیرالہ، بمبئی، یوپی، مدراس اور دہلی کے احباب بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور مجموعی طور پر جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پندرہ سولہ سو سے متجاوز رہی جبکہ نہ صرف مضافات قادیان بلکہ پنجاب کے دور دراز مقامات سے بھی بعض غیر از جماعت لوگ اور بعض غیر مسلم معززین محض جلسہ سالانہ کی خاطر قادیان تشریف لائے۔ اسی طرح بعض احباب تو بیرونی ممالک افریقہ، عدن، ماریشس سے بھی جلسہ میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے۔

(۵)

اس سال اگرچہ ہندوستان کے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے احباب میں مستورات نسبتاً کم تھیں لیکن پاکستان اور غیر ممالک سے آنے والوں میں مستورات کا تناسب گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھا۔ باوجودیکہ مقامی طور پر مکانات کی کافی قلت ہے مہمان فیملیز کی علیحدہ رہائش اور ممکن سہولت کی خاطر مقامی درویشان نے اپنے مکانات کے حصے پیش کر کے ایثار و قربانی کا قابل قدر نمونہ دکھایا اور آنے والے مہمانوں کی خدمت وتواضع کے ساتھ اس رنگ میں بھی انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کی

(۶)

یوں تو شروع زمانہ درویشی سے اب تک مسجد مبارک میں روزانہ باقاعدہ باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی ہے لیکن ایام جلسہ میں پنجگانہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کی اس نماز میں بھی احباب جماعت نے ذوق شوق سے شمولیت کی۔ اور تہجد کے وقت بھی مسجد میں کافی رونق رہی ــــ صبح کی نماز کے بعد روزانہ ہی وعظ وتذکیر کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کے مواعظ حسنہ سے احباب جماعت مستفید ہوتے رہے۔

(۷)

۲۱ دسمبر کو صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک ہی میں زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ذکر حبیب کی روح پرور مجلس کا انعقاد عمل میں آیا۔ پہلے تو جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد سے احباب جماعت نے مختلف صحابہ کرام کی چیدہ چیدہ روایات سنیں۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے حاضر الوقت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی ایک ایک روایت سنانے کی درخواست کی ــــ یکے بعد دیگرے بزرگ صحابہ کا مخصوص انداز میں اٹھ کر روایات بیان کرنا بڑا ہی پرلطف اور روح پرور نظارہ تھا جو دیکھنے اور خود سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ــــ صبح کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر قریباً آٹھ بجے تک یہ مجلس جاری رہی اور جب برخواست ہوئی تو ہر سننے والا اپنے اندر ایک نئی ایمانی حرارت اور غیر معمولی لذت اور سرور پا رہا تھا۔ اور ہر شخص کی یہ آرزو تھی کہ کاش یہ مجلس کچھ وقت اور قائم رہتی۔ اور ذکر حبیب کا روح پرور سلسلہ زیادہ دیر تک جاری رہتا ــــ!!

(۸)

دور دراز کا سفر کر کے مرکز سلسلہ میں آنے والوں کی زیادہ تر خواہش یہی ہوتی ہے کہ انہیں ان مبارک ایام میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت اور انقطاع الی اللہ کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آئیں۔ چنانچہ بحمد اللہ تعالیٰ پنجگانہ فرض نمازوں کی ادائیگی، نماز تہجد کے التزام، مساجد میں نوافل کی ادائیگی کے ساتھ بیت الدعاء میں انفرادی طور پر دعا کرنے والوں کا سلسلہ تو ہر وقت جاری رہا۔

(۹)

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش سکندرآباد سے انکے صاحبزادگان مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب و مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب بذریعہ ریل لائے تھے جس کی تدفین مورخہ ۲۱ دسمبر بروز جمعہ عمل میں آئی [illegible] مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان نے نو بجے صبح جنازہ گاہ میں ایک بڑی تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

شکریہ احباب

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ و ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارا مقدس اور روحانی اجتماع خیر وخوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور جلسہ میں شامل ہونے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کو روحانی طور پر بلند کرے۔ آمین۔

اس موقعہ پر وہ تمام احباب جنہوں نے کسی بھی رنگ میں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں خدمات انجام دیں میں ان کی مخلصانہ خدمات اور تعاون کا اعتراف کرتے ہوئے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے درویش بھائیوں کو ان ایام میں غیر معمولی محنت ومشقت کر کے اور اپنے اوقات کو قربان کر کے جلسہ کے انتظامات اور مہمانوں کی خدمت کے کام کرنے پڑتے ہیں۔ سخت سردی کے موسم میں راتوں کو جاگنا پڑتا ہے اور دن کو بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے۔

اس کے علاوہ وہ تمام احباب اور بہنیں بھی میرے شکریہ کی مستحق ہیں جو پاکستان سے یا ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے یا دوسرے ممالک سے سفر کی صعوبتیں اور اخراجات برداشت کر کے یہاں پہنچے اور جنہوں نے سکون، آرام اور تعاون کے ساتھ جلسہ کے ایام گذارے۔ میں جانتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے معیار کے مطابق ہم کھانے اور رہائش کا انتظام نہیں کر سکتے۔ لیکن اس سلسلہ میں امید ہے کہ وہ بھی ہماری مجبوریوں کو سمجھتے ہوں گے۔ تاہم اگر کسی مہمان کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسے ہماری دانستگی اور غفلت سے نہیں بلکہ مجبوری اور لاعلمی سے منسوب فرمائے۔

پاکستانی قافلہ کو آتی دفعہ بھی اور واپسی پر بھی شدید سردی کے موسم میں امرتسر اسٹیشن پر رات گذارنی پڑی جس سے خواتین اور بچوں اور بوڑھوں کو بالخصوص تکلیف پہنچی گو ہم نے اپنی طرف سے وہاں حتی المقدور سہولت پہنچانے کی کوشش کی اور متعدد درویشوں کو مہمانوں کی خدمت پر مامور رکھا۔ خدا کرے آئندہ کے لئے یہ انتظام ہو سکے کہ قافلہ شام تک ریل یا بسوں کے ذریعہ قادیان پہنچ جایا کرے اور اسی طرح صبح چل کر شام کو واپس لاہور پہنچ جایا کرے لیکن یہ انتظام دونوں حکومتوں کے باہمی سمجھوتے اور رضامندی سے ہی ہو سکتا ہے۔

آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی اسلام اور احمدیت کی کامیابی کی بشارت لکھ چکی ہے

جو فیصلہ آسمان پر ہو جائے زمین اور اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتی

پیغامِ امام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۲ء کیلئے موصول ہوا تھا جو جلسہ کے پہلے روز کے پہلے اجلاس میں احباب کو سنایا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادرانِ جماعت احمدیہ بھارت!　　السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

میری خلافت کے ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام مجھے عبدالصمد بتایا گیا، کھڑا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ

"مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت۔ تم پر خلافت کی برکتیں یا رحمتیں نازل ہوتی ہیں"

یہ الہام گو عمومی رنگ میں ہماری ساری جماعت پر بھی چسپاں ہو سکتا ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں تک موجودہ حالات کا تعلق ہے، صرف آپ کی جماعت ہی وہ غریب جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے درویشانہ رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی اور نامساعد حالات میں بھی آپ لوگ خدائے واحد کا نام بلند کرتے رہے۔ پس آپ لوگ یقیناً خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے چن لیا۔ اور پھر مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بات کی بھی بشارت دے دی کہ وہ اس درویشانہ خدمت کے نتیجہ میں آپ لوگوں کو خلافت کی برکات سے خاص طور پر حصہ عطا فرمائے گا۔ میں سمجھتا ہوں یہ الہام جہاں آپ لوگوں کے لئے بڑی بھاری بشارت کا حامل ہے وہاں اس سے آپ لوگوں کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے جن سے عہدہ برآ ہونے کی صرف وہی صورت ہے جس کی طرف عبدالصمد نام میں اشارہ کیا گیا ہے۔ صمد کے معنے ایسی ذات کے ہوتے ہیں جو کسی کی محتاج نہ ہو، لیکن کوئی دوسرا وجود اس سے غنی نہ ہو۔ یعنی کوئی وجود ایسا نہ ہو جو اس کی مدد کے بغیر قائم رہ سکے۔ اسی طرح صمد کے معنے ہمیشہ قائم رہنے والے اور نہایت بلند شان والے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ تمام معانی توحیدِ کامل کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کیونکہ موجودات میں سے کوئی وجود ایسا نہیں جو بلندی اور عظمت میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ پس عبدالصمد نام میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو اپنا حقیقی ملجاء اور ماویٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی سمجھنا چاہیئے اور اسی پر کامل توکل اور بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

[illegible] یہ ہے کہ اس وقت آپ لوگوں کے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے وہ اسی صورت میں سرانجام دیا جا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت شاملِ حال ہو۔ ورنہ اس کے انجام پانے کی اور کوئی صورت نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھاؤ اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر خصوصیت سے زور دو۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسلام اور احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں بڑی شان اور عظمت سے لہرائے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک دن ایسا ہی ہوگا۔ بیشک دنیا ان باتوں کو ناممکن سمجھتی ہے لیکن ہم نے خدا تعالیٰ کے نشانات کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس کی قدرتوں اور جلال کا بارہا مشاہدہ کیا ہے اس لئے ہمیں یہ یقین ہے کہ احمدیت اور اسلام بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور پھولیں گے اور ایک دفعہ پھر ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی شان کے ساتھ گاڑا جائے گا۔ یہ آسمانی فیصلہ ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔ آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی اسلام اور احمدیت کی کامیابی کی بشارت لکھ چکی ہے اور جو فیصلہ آسمان پر ہو جائے زمین اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پس اس مقصد کے حصول کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور زیادہ استقلال اور زیادہ چستی کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت میں لگ جاؤ۔ اور اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع و خضوع کی عادت ڈالو۔ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر زور دو۔ صدقہ و خیرات کی طرف توجہ رکھو۔ سچائی سے کام لو۔ دیانت اور امانت میں اپنا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور عدل اور انصاف اپنا شیوہ بناؤ۔ یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کر لو تو تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور اس کی معجزانہ تائید تمہاری طرف دوڑتی چلی آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ ایک دن ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دے گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور آپ کے مردوں اور عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں میں وہ تغیر پیدا کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آپ لوگوں کو اسلام اور احمدیت کا سچا اور حقیقی خادم بننے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار　مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
۱۳ — ۱۲ — ۶۲

یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت خدا کی ایک عظیم الشّان نعمت ہے

ہمیں اپنے قدموں کو تیز کر کے

اس نعمت کو جلد تر دنیا کے سارے کونوں اور ساری قوموں تک پہنچا دینا چاہیئے

پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قادیان کی مقدس سرزمین میں جمع ہونے والے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں کچھ عرصہ سے بیمار چلا جا رہا ہوں اور کمزوری زیادہ بڑھ گئی ہے اور دل میں بھی کافی ضعف پیدا ہو گیا ہے اسلئے اس دفعہ کوئی خاص پیغام آپ کیلئے میں نہیں بھجوا سکتا۔ اور صرف اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس وقت جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ستّر سال سے اوپر ہو گئے ہیں اور گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو بڑی ترقیوں سے نوازا ہے اور اسی کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے اکثر آزاد ملکوں میں قائم ہو چکی ہے لیکن ابھی تک ہماری ترقی کی رفتار ایسی نہیں جو ہمارے دلوں کو خوش کر سکے۔ یا ہم اسے اپنے آسمانی آقا کے سامنے فخر کے ساتھ پیش کر سکیں۔ اس وقت دنیا کی مختلف قوموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے غیر معمولی دوڑ دھوپ شروع ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنا قدم تیز بلکہ بہت تیز کر کے خدا کے سامنے سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔

یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کی قدر و قیمت کو ابھی تک بعض احمدیوں نے بھی پوری طرح نہیں پہچانا۔ اور یہ نعمت ساری دنیا کیلئے آسمان سے نازل کی گئی ہے۔ پس ہمیں اپنے قدموں کو تیز کر کے اس نعمت کو جلد تر دنیا کے سارے کونوں اور ساری قوموں تک پہنچا دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام دنیا کے لئے بشارت اور انذار کا پیغام لے کر آئے تھے۔ آپ کے الہامات میں ہندوؤں کے لئے بھی بشارت ہے اور مسیحیوں کے لئے بھی بشارت ہے اور بدھوں کے لئے بھی بشارت ہے اور سکھوں کے لئے بھی بشارت ہے اور دوسری قوموں کیلئے بھی بشارت ہے بشرطیکہ وہ اس حق کو قبول کریں جو خدا نے اس زمانہ کے مامور اور اوتار کے ذریعہ دنیا میں نازل کیا ہے۔ پس اب جبکہ نئے سال کا آغاز ہونے والا ہے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ نئے ولولے اور نئے عزم کے ساتھ اپنے کام کو شروع کریں اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو خاص جدوجہد کے ساتھ جلد تر ساری دنیا تک پہنچا دیں۔

مگر ضروری ہے اور یہ ضرورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے کہ آپ لوگ تبلیغ اور تربیت کی طرف بھی توجہ دیں اور مردوں اور عورتوں کی تربیت کے علاوہ نئی نسل کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعہ وہ روح پیدا کر دیں جو قوموں کے لئے ترقی کی غیر معمولی بنیاد بنا کرتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنا ذاتی نمونہ اچھا بنائیں۔ کیونکہ اچھے نمونہ کے بغیر انسان نہ خود ترقی کرتا ہے اور نہ اگلی نسل ترقی کر سکتی ہے۔ نمازوں اور دعاؤں پر زور دیں اور خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ یاد رکھو کہ اسلام نے خدا کو محض ایک خشک فلسفہ کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ ایک زندہ حقیقت اور ایک حیّ و قیوم اور قادر و متصرف ہستی کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسلام کا خدا وہ ہے جس نے دنیا کو نیستی سے پیدا کیا۔ اور اس کے بعد وہی دنیا کے نظام کو چلا رہا ہے۔ اور تقدیر کی ساری کنجیاں بھی اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اب اس زمانہ میں اس کی حکیمانہ تقدیر نے تقاضا کیا ہے کہ اسلام کو اسی طرح روحانی رنگ میں ترقی دے جس طرح کہ اپنے دورِ اوّل میں اس نے سیاسی رنگ میں ترقی دی تھی اور اسلام کو اپنی روحانی طاقتوں کے ذریعہ ساری دنیا پر غالب کر دے

مگر خدا کی یہ بھی سنّت ہے کہ ہر تقدیر کے ساتھ جو آسمان سے نازل ہوتی ہے انسانوں کی تدبیر بھی شامل ہونی ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ جس طرح تقدیر آسمان سے زمین پر اترتی ہے، تدبیر زمین سے آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور دونوں کے ملنے سے ایسی طاقت پیدا ہوتی ہے جو دنیا کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ پس بھائیو اور بہنو! اپنی ذمہ داری کو پہچانو اور خاص توجہ اور خاص کوشش اور خاص ولولہ اور غیر معمولی نیکی اور تقوےٰ اور اسوۂ حسنہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرو۔ اس وقت دنیا مادیّت کے ماحول میں گھری ہوئی روحانیت کے لحاظ سے گویا دم توڑ رہی ہے آپ کا فرض ہے کہ اس نیم مُردہ لاش کو روحانیت کا حیات بخش پیغام پہنچائیں اور مرتی ہوئی انسانیت کو ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیں۔ پس تبلیغ کے ذریعہ اور تربیت کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ اور نیک نمونہ کے ذریعہ اور ان روحانی طاقتوں کے ذریعہ جو خدا تعالےٰ نے نیک لوگوں میں ودیعت کر رکھی ہیں دنیا سے بدی کو مٹائیں اور نیکی کو ترقی دیں کہ اسی میں آپ کی اور ہماری اور تمام دنیا کی نجات ہے۔ ہم آپ لوگوں کی نیک کوششوں میں روحانی جدوجہد کے لحاظ سے آپ کے ساتھ ہیں مگر جسمانی لحاظ سے ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ؎

بلبل ہیں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہیں چراغ سے دُور اور شکستہ پر

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۶ دسمبر ۱۹۶۲ء

قادیان میں عظیم الشان روحانی اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

مورخہ ۲۷ دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم بابو تاج دین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر بوقت گیارہ بجے منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد حسب ذیل تقاریر ہوئیں :۔

پہلی تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "ہستی باری تعالےٰ" کے موضوع پر فرمائی آپ نے ہستی باری تعالےٰ کے سلسلہ میں بتایا کہ اس بارہ میں دو قسم کے دلائل ہیں۔ ایک عقلی و امکانی۔ دوسرے واقعاتی و قطعی۔ عقلی دلائل سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسا کوئی وجود "ہونا چاہیئے"۔ لیکن واقعاتی دلائل سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ "خدا موجود ہے"

آپ نے حال کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ایم ایس مارٹسن کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اس سائنسدان نے ہستی باری تعالےٰ کے سلسلہ میں بہت دلائل دیتے ہیں۔ لیکن یہ سارے کے سارے دلائل آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن مجید میں موجود تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک طرف مارٹسن کے دلائل رکھے اور دوسری طرف قرآن مجید کی آیات پیش کر کے بتایا کہ قرآن مجید چودہ سو سال قبل ان دلائل کو پیش کر چکا ہے۔ جن سے خدا کی ہستی پر انسان کو یقین ہو جاتا ہے۔

محترم مولانا کے بعد مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج بمبئی نے "شاہانِ اسلام کی رواداریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دورِ اقتدار میں حکومت میں ہندوؤں کی اکثریت ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح شاہانِ اسلام نے ساری دنیا کے علوم و فلسفہ کی خدمت کی۔ سنسکرت زبان کی کئی ایک کتابوں کے عربی میں ترجمے مسلمان بادشاہوں نے کرائے۔ سنسکرت کی مشہور کتابیں جن کے ترجمے کئے گئے حسب ذیل ہیں :۔

سدھانت۔ ترک سسشرت اور پنچ تنتر۔

اسی طرح طب اور سرجری کی بے شمار کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ اتھروید کا ترجمہ ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا۔ اسی طرح ان مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں مذہب اور عقیدے کی آزادی تھی۔ عبادات کی آزادی تھی۔ اور یہ باتیں اس امر کی بیّن دلیل ہیں کہ مسلمان بادشاہوں نے انتہائی رواداری اور فیاضی کا سلوک غیر مسلموں سے روا رکھا۔

تیسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ نے "شری کرشن جی اور شری گورو نانک جی کے متعلق بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تعلیم" کے اہم موضوع پر کی۔ فاضل مقرر نے مختصراً ہر دو بزرگوں کی سیرت بیان کی اور ہندوستان کے سابق مسلم بزرگوں نے سیدنا حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ کے پیش نظر جو آراء حضرت کرشن جی اور گورو نانک جی کے متعلق پیش کی ہیں انہیں بیان کیا اور بتایا کہ ہندوستان میں ہونے والے یہ بزرگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے تھے اور اس وقت کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

آپ نے بتایا کہ سیدنا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کو حضرت مسیح موعود نے آکر پھر سے اجاگر کیا۔ اور اپنے رؤیا و کشوف کی بناء پر بتایا کہ ہندوستان میں ظاہر ہونے والے یہ سب بزرگ سچے تھے۔ اور خدا کے فرستادہ تھے۔ آپ نے گیتا کے شلوکوں اور اور گرنتھ صاحب کے حوالجات سے یہ بھی ثابت کیا کہ یہ لوگ خدا کی توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے اس سنسار میں آئے تھے۔ آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ مذہبی اتحاد کے لئے اور باہمی پریم اور محبت کے بڑھانے کے لئے سب مذہبی بزرگوں اور ریفارمروں کی عزت کرنا اشد ضروری ہے۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان زرّیں تحریرات کو موقع بموقع پیش فرمایا جو ان بزرگوں کی تعریف و توصیف میں رقم فرمائی گئی ہیں۔ یہ تقریر بے حد مؤثر اور لطف اندوز تھی۔

چوتھی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "قومی یکجہتی اور اس کے قیام کے ذرائع" پر فرمائی۔ آپ نے مذہبی نقطۂ نگاہ سے قومی یکجہتی کے دس زرّیں اصول بیان فرمائے جن میں سے مختصراً چند اصولوں کا ذکر کیا جاتا ہے

۱۔ ہندوستان میں بسنے والے افراد کو بلا لحاظ مذہب و ملت وفادار شہری سمجھا جائے

۲۔ مذہبی آزادی میں مداخلت نہ کی جائے

۳۔ ایک مذہب کے ماننے والا دوسرے مذاہب کے پیشواؤں اور بانیوں کا احترام کرے

۴۔ مفروضہ یا صحیح پرانے واقعات کو دوہرا کر فتنہ و فساد بپا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

فاضل مقرر نے اس اچھوتے انداز سے یکجہتی کے یہ اصول پیش کئے کہ حاضرین عش عش کر اُٹھے۔ اور ہر زبان پر یہ بات تھی کہ واقعی یہ اصول ملکی اتحاد اور قومی یکجہتی کے لئے انتہائی مفید ہیں۔

اس تقریر پر مورخہ ۲۷/۱۲/۱۹ کا دن کا اجلاس ختم ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کا لیکچر تھا مگر وہ قادیان پہنچ کر بیمار ہو گئے تھے اور اپنی علالتِ طبع کے باعث شریک جلسہ ہو کر اپنے خیالات کا اظہار نہ فرما سکے۔ اور جلسہ کے بعد معمولی افاقہ ہونے پر لاہور کو واپس کلکتہ تشریف لے گئے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس بوقتِ شب

مورخہ ۲۷/۱۲/۱۹ کو ہمارے مقدس جلسے کا دوسرا اجلاس رات کے پونے آٹھ بجے محترم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری نے ایک تحقیقی مقالہ حسب ذیل عنوان پر احباب کے سامنے پیش فرمایا

"صحیفۂ ثمران میں آنحضرت صلعم کے متعلق عظیم الشان بشارت"

صحیفۂ ثمران میں درج شدہ بشارت کا ایک ایک لفظ سیدنا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہو رہا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سینکڑوں سال قبل اس بشارت کو پیش کرنے والے وجود کے سامنے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود تھے۔ اور آپؐ کے زمانہ کے حالات بھی موجود تھے۔ یہ بشارت اس بات کی بھی بیّن دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے بندوں سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ اور انہیں آئندہ کی خبروں سے آگاہ کرتا ہے۔

اس مقالہ کے ختم ہونے پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ایک تربیتی لیکچر دیا جس کا عنوان تھا

"احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ذمہ داریاں"

فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر اسلام کی جو حالت تھی اس کا نقشہ پیش کیا اور حضورؑ کی بعثت کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان کی تفصیل بیان فرمائی۔ جن میں سے بعض اہم ذمہ داریاں مختصراً حسب ذیل ہیں :۔

اوّل۔ خدا تعالےٰ کی خالص توحید کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد۔

دوم۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد۔

سوم۔ تبلیغ اسلام کے لئے تن من دھن سے کوشش کرنا۔

چہارم۔ جماعت میں نئے آنے والے احباب کی تربیت اور اسی طرح نئی نسل کی تربیت۔

پنجم۔ شادی بیاہ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر پورا پورا عمل کرنا۔

آپ کی اس فاضلانہ تقریر کے بعد آج شب کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز دن کا اجلاس

تیسرے دن کا پہلا اجلاس گیارہ بجے دوپہر زیر صدارت مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ شروع ہوا یہ اجلاس تین بجے تک جاری رہا اور مندرجہ ذیل علماء کرام نے اپنے خیالات سے حاضرین کو محظوظ کیا

پہلی تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس نے اس موضوع پر فرمائی کہ "ہندوستان پر اسلام کا کیا اثر پڑا" آپ نے اسلام کی عالمگیر تعلیم کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ عظیم الشان تعلیم جہاں پہنچی وہاں کے تمدن اور تہذیب پر گہرا اثر چھوڑا۔ آپ نے بتایا کہ جب اسلام ہندوستان میں پہنچا تو یہاں کے لوگ توحید سے کوسوں دور تھے۔ اسلام نے آکر پھر سے ان کو توحید کا سبق دیا۔ اور یہ سبق تلوار کے ذریعہ اسلام نے نہیں دیا جیسا کہ بعض مخالفین کا یہ پروپیگنڈا ہے بلکہ صلح اور آشتی کے ذریعہ دیا۔ آپ نے تفصیلاً یہ بتایا کہ ہندوستان میں اسلام کو پھیلانے والے پہلے لوگ تاجر تھے۔ پھر بڑے بڑے صوفیاء کرام تھے، جنہوں نے روحانی طاقت سے اسلام کو پھیلایا۔ ان صوفیاء کرام میں آپ نے حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ اور ان کی مساعی جمیلہ و جلیلہ کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اُس وقت مسلمان اور ہندو نہایت ہی محبت اور پریم سے رہتے تھے۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے فاضل لیکچرار محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "اللہ تعالےٰ کا تعلق اور اس کی علامات" پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا اس دنیا میں آنے کا اہم مقصد اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس تعلق کے لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ خدا سے تعلق رکھنے والے انسان کی حسب ذیل علامات ہوتی ہیں

اوّل۔ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے میں اپنے محبوب کے لئے غیرت ہوگی۔

دوم۔ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والا خدا کے لئے قربانی کرتا ہے۔

سوم۔ جسے خدا سے محبت ہو اسے بنی نوع انسان سے بھی محبت ہوتی ہے۔

چہارم۔ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے کو اپنے محبوب کے ذکر میں لذت محسوس ہوتی ہے

پنجم۔ ایسا انسان خدا پر توکل کرتا ہے۔

ششم۔ خدا سے تعلق والا انسان امتحانات اور مشکلات پر صبر کرتا ہے۔

ہفتم۔ ایسے انسان کے اندر اخلاقِ الٰہی پیدا ہوتے ہیں۔

ہشتم۔ ایسے شخص کی دعاؤں کو خدا سنتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔

اس فاضلانہ لیکچر کے بعد نثار احمد صاحب فاروقی نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر پُرمغز لیکچر دیا۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ کی گواہی پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خدیجہؓ جو دن رات آپؐ کے افعال کو دیکھتی تھیں، گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ اخلاق کے بلند و بالا مقام پر تھے اور زاں بعد دوست اور دشمن نے دیکھا کہ واقعی

حضور مجسمۂ اخلاق تھے۔ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ حضورؐ کے حسب ذیل اخلاق کو بیان فرمایا دشمنوں کے ساتھ حضورؐ کا سلوک۔ صبر و وفا۔ مشکلات پر آپؐ کا صبر۔ جیسلہ رحمی۔ غرباء پروری۔ اپنوں سے محبت۔ آپ کی پُر معارف تقریر، نٓ وَالقلم وما یسطرون وانک لعلیٰ خلق عظیم کی تفسیر تھی۔

اس کے بعد محترم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے "یورپ میں تبلیغی مساعی" کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ اسپین، ہالینڈ، جرمن انگلستان وغیرہ میں کس رنگ میں کام ہو رہا ہے۔ سکنڈے نیویا میں کس طرح لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ہوئی۔ اور قرآن پاک سے وہ کیونکر متاثر ہوئے۔ اس سلسلہ میں دو واقعات کا آپ نے خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ نیک روحیں اکٹھی ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ العزیز جلد وہ وقت آئے گا کہ یہ سعید پرندے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔

ان کے بعد مکرم سید نصیر الدین صاحب مبلغ سیرالیون نے "اسلام کا پیغام سیرالیون میں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس وقت سیرالیون میں ہماری جماعت جو کام کر رہی ہے اسے وہاں کے لوگ کس رنگ میں سراہ رہے ہیں اس سلسلہ میں آپ نے متعدد شہادتیں پیش کیں۔ ان شہادتوں میں وہاں کے پرائم منسٹر، ڈپٹی پرائم منسٹر، وزیر تعمیرات، وزیر تعلیم، وزیر صحت، وزیر صنعت اور میئر کی شہادتیں شامل ہیں۔ ان سب نے یک زبان ہو کر کہا ہے کہ احمدیہ جماعت کی مساعی کے نتیجہ میں ایک عظیم الشان تبدیلی ہمارے ملک میں ہوئی ہے اور ہم جماعت احمدیہ کے شکر گذار ہیں کہ اس نے آکر نہ صرف ہمارے معاشرہ کو ترقی دی بلکہ ہمیں صحیح اسلام سکھایا۔

اس خطاب کے بعد محترم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کے اسباب" پر لیکچر دیا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ ترقی سے یہ مراد نہیں کہ ہماری جماعت کی تعداد زیادہ ہو جائے، اور نہ ہی یہ مراد ہے کہ ہمارے مال و دولت میں زیادتی ہو جائے۔ بلکہ ہماری ترقی یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کر لیں اور وہ یہ کہ دنیا خدا کے چہرے کو دیکھ لے اور انسان خدا کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ اس ترقی کے حصول کے کیا اسباب ہیں۔ آپ نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ

۱۔ ایسی جماعت کا تعلق خدا سے ہونا چاہیئے۔

۲۔ ان کے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی ہونی چاہیئے۔

۳۔ دعاؤں پر یقین ہونا چاہیئے۔

۴۔ اپنے کام کا انہیں جنون ہونا چاہیئے

۵۔ ہر اچھے کام میں دوسروں سے بڑھ جانے کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

۶۔ ایسے لوگ وقت کی قدر کرنے والے ہوں۔

۷۔ خدا کے دین کی اشاعت کیلئے زندگیاں وقف کریں۔

۸۔ مصائب کو برداشت کر سکیں

۹۔ غرباء اور یتیموں سے حسن سلوک کرنے والے ہوں

آپ نے بتایا کہ احمدیت کی ترقی خدا کی ایک اٹل تقدیر ہے۔ لیکن اگر ہم مندرجہ بالا اصولوں پر عمل کریں گے تو جلد از جلد ترقی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تقریر کے بعد باہر سے آمدہ تاریں اور خطوط بسلسلہ دعا سنائے گئے اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ایک لمبی اور پرسوز دعا کی جس کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس شبینہ

مورخہ ۲۰ ۱۲/۶۳

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس بوقت شب پونے آٹھ بجے زیر صدارت محترم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی صبیح اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے "جماعت احمدیہ کی نئی تحریکات تحریک جدید۔ وقف جدید" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ تحریک جدید کا آغاز کن حالات میں ہوا اور اس تحریک کے نتیجہ میں اب کن کن ممالک میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کی افادیت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے واضح فرمایا کہ یہ دونوں تحریکیں تبلیغ اسلام اور جماعتی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہیں اس لئے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا امینی صاحب نے نام نہاد حقیقت پسند پارٹی کی طرف سے شائع شدہ ایک ٹریکٹ کا جواب دیا۔

بعد ازاں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔

ان کے بعد محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے ماریشس میں جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور ان کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے گھانا میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا مفصل ذکر کیا۔ سیرالیون کی جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۷ء میں جب میں نے اس مشن کا چارج لیا تھا تو اس کا بجٹ دو ہزار پونڈ سالانہ تھا اور اب اس مشن کا بجٹ ۶۵ ہزار پونڈ سالانہ ہے

بالآخر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سنا ہے اس کو یاد رکھیں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد دعا کے لئے آمدہ تاریں اور خطوط پڑھ کر سنائے گئے۔ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے ایک لمبی اور پرسوز دعا کی اور اس دعا کے بعد یہ سہ روزہ مبارک اجتماع ختم ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک

مورخہ ۲۱ دسمبر کو بعد نماز فجر مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بعض صحابہؓ کی ایمان افروز روایات بیان کیں۔

ان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چودہ صحابہ نے ایک ایک روایت بیان کی اور اس طرح یہ مجلس عرفان ۸ بجے صبح ختم ہوئی۔

جمعہ کا خطبہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ارشاد فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے درس قرآن بھی جاری رہا۔ جو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل و مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دیتے رہے۔

بروز جمعہ صبح نو بجے احمدیت کے فدائی حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا جنازہ کے بعد مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا ہوئی۔

پاکستانی قافلہ ۲۱/۱۲ بروز جمعہ رات کی ٹرین سے عازم امرتسر ہوا۔ اور ہندوستان سے آنے والے دیوانے بھی آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا آنا مبارک کرے اور آئندہ بھی اس عظیم الشان جلسے کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

اس موقعہ پر ہم مقامی پولیس اور ضلع کے افسران اور امرتسر بارڈر کے پولیس و کسٹم حکام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ریلوے حکام اور عملہ کے بھی شکر گذار ہیں کہ انہوں نے ہر طرح ہماری ممکن امداد فرمائی اور سہولیات بہم پہنچائیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

تاروں کے ذریعہ درخواستہائے دعا

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اندرون ملک اور پاکستان اور بعض دوسرے ممالک سے درخواست ہائے دعا پر مشتمل اس قدر تاریں اور خطوط احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں کہ ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچی ہے۔ اور اخبار میں عدم گنجائش کے پیش نظر یہ ممکن نہیں کہ ان سب کی فہرست درج کی جائے یا درخواستوں کی تفصیل درج کی جائے۔ اس لئے صرف تاروں کی فہرست درج کی جا رہی ہے۔ خطوط اور تاریں بھجوانے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ ان سب کے لئے دعا کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے اپنے مقاصد میں کامیابی بخشے۔ ان کے بیمار عزیزوں کو شفا بخشے اور دین و دنیا میں سب کا حافظ و ناصر ہے۔ آمین۔

مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اوکاڑہ
،، غلام قادر صاحب مشرق سکندر آباد
،، مولوی نورالحق صاحب انور بیرنبی افریقہ
،، وسیع الدین صاحب تربیلا ڈیم
حضرت ام متین صاحبہ ربوہ
مکرم عبدالرشید صاحب منیشور
،، صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ
،، خواجہ محمد عبداللہ صاحب ربوہ
،، چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ربوہ
،، الطاف الرحمٰن صاحب پلیڈر ربوہ
،، امیرالدین صاحب لاہور
،، چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر ربوہ
،، چوہدری عزیز احمد صاحب
،، صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصاراللہ ربوہ
،، سید فضل احمد صاحب پٹنہ
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ
،، چوہدری محمد شریف صاحب لاہور۔

محترم میاں عباس احمد خاں صاحب ربوہ
،، عبدالغفار صاحب حیدر آباد سندھ
،، صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
،، ناظم صاحب ارشاد ربوہ
،، مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی
،، بشارت احمد صاحب چٹاگانگ
،، سیٹھ محمد اعظم و معین الدین صاحب حیدر آباد دکن
،، سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سنگاپور
،، محمود احمد صاحب ابن ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کراچی
،، فضل الرحمٰن صاحب انجینئر حیدر آباد
،، سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ
،، انوار محمد صاحب رانچی یوپی
،، قائمقام امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ
،، محمد ادریس صاحب یادگیر
،، محمد اسلم صاحب جاوید کوئٹہ
،، محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد
،، میاں عباس احمد صاحب لاہور
،، قریشی عبدالرشید صاحب لاہور
،، قریشی ملیح اللہ صاحب سیالکوٹ
،، حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپور
،، ہدایت اللہ صاحب جاکرتہ انڈونیشیا

خاکسار امیر جماعت احمدیہ قادیان

برکات احمدیت

از مکرم حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی

قسطِ دوم

جب میں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی خدمت میں سویز کی بندرگاہ میں عرشۂ جہاز پر مبلغ اسّی روپے اس غرض سے پیش کئے کہ وہ لنڈن مشن میں قیام کے دوران اس رقم سے قلم خرید کر تبلیغی خط وکتابت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ

"میری دعا قبول ہو گئی ہے الحمدللہ"

تفصیل یہ بیان فرمائی کہ سمندری سفر میں مجھے Sea Sickness ہو گئی ہے اسلئے میں نے جہاز کے کپتان سے دریافت کیا تھا کہ کیا اس سفر کو کم کیا جا سکتا ہے۔ تو اس نے کہا کہ ہاں آپ فرانس میں ریل پر چلے جائیں تو آپ کا کئی روز کا سفر بچ جائے گا۔ لہٰذا ریل کے ٹکٹ کے لئے حضرت مفتی صاحب کو اسّی روپیہ کی ضرورت تھی۔ لیکن جہاز پر چونکہ چیک نہیں لیتے اس لئے کپتان نے نقد روپیہ طلب کیا تھا۔

حضرت مفتی صاحب فرمانے لگے میں نے دعا کی تھی کہ خدایا! میں تیرے دین کی تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں مجھے اسّی روپے عطا فرما۔ اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میری یہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اب آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم دی ہے۔ جب ولایت سے واپسی پر حضرت مفتی صاحب اپنے لڑکے مفتی عبدالسلام صاحب کے رخصتانہ کے سلسلہ میں شاہجہانپور گئے تو وہاں کے مسلم ہال میں ان کا ایک لیکچر ہوا۔ صدر پرنسپل تھا۔ موضوع تقریر تھا "My Experiences in America" یعنی امریکہ میں میرے تجربات۔ اس تقریر میں انہوں نے اس دعا کی قبولیت کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ جس نوجوان نے مجھے اسّی روپے دئے تھے وہ اس وقت سامعین میں موجود ہے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ وہ کھڑے ہو کر اس واقعہ کی تصدیق کریں۔ چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر اس امر کی تصدیق کی۔

میں عرشۂ جہاز پر حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کے بیان کی طرف واپس آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری عمر زیادہ ہے میں تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں، زندہ واپس آؤں یا نہ، اس لئے میں نے اپنے لڑکے عبدالسلام مفتی کے نکاح کا اعلان حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کر کے اپنی روانگی سے پہلے کروا دیا ہے۔ لڑکی ایک صحابی بابو محمد علی خاں صاحب شاہجہانپوری کی ہے۔ ان کی چار لڑکیاں ہیں مگر عبدالسلام کی عمر کے لحاظ سے بڑی سے چھوٹی لڑکی اس کے لئے موزوں تھی اس سے اس کا نکاح ہوا ہے مگر بڑی بہن کی شادی سے پہلے چھوٹی بہن کا رشتہ ہو جانا معیوب سمجھا جاتا ہے اور بابو صاحب موصوف نے میرے احترام کی وجہ سے مان تو لیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ بڑی لڑکی کا رشتہ بھی آپ ہی کسی مناسب جگہ کر دیں۔ میں نے وعدہ کر لیا تھا اور میرا ذہن تمہاری طرف گیا تھا۔ یہ سب لڑکیاں صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں آپ اپنے والد صاحب کو لکھ دیں اگر وہ پسند کریں تو پھر مجھے اطلاع دیں میں نکاح کروا دوں گا۔ ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنا فوٹو بابو صاحب موصوف کو بھیج دیں۔ اور لکھ دیں کہ مفتی صاحب کی تحریک پر فوٹو بھجوا رہا ہوں۔ نیز فرمایا کہ لنڈن پہنچ کر انشاءاللہ میں بابو صاحب کو لکھ دوں گا کہ اس لڑکے کو رشتے کی تحریک کی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ۱۷ اگست ۱۹۱۷ء کو سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے میرے نکاح کا اعلان قادیان دارالامان میں فرمایا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر پرائیویٹ سیکرٹری تھے انہوں نے اپنے پاس سے چھوہارے تقسیم کئے۔ اور مجھے اخبار الفضل جس میں میرے نکاح کا اعلان تھا نیز چند چھوہارے مجھے مصر بھیج دئے۔ میں جب ۱۹۱۹ء میں جنگ کے خاتمہ پر واپس ہندوستان آیا تو اپریل میں رخصتانہ کے لئے شاہجہانپور گیا چونکہ خدا تعالیٰ نے مصر میں عاجز کو تبلیغ کی توفیق دی تھی اس لئے احباب جماعت کے سامنے مصر کے حالات بیان کئے گئے۔ میرے قیام کا پروگرام دس روز تھا جس کے لئے ایک مکان لے لیا گیا تھا رخصتانہ کے روز میری بیوی کو اس مکان میں پہنچا دیا گیا اور شاہجہانپور کے احباب جماعت مجھے اس مکان میں چھوڑنے آئے اور دعا فرمائی کہ میری متاہل زندگی بابرکت ہو۔

کشفی نظارہ کا پورا ہونا

میں جب اندر داخل ہوا تو تو میں نے دیکھا کہ ایک عورت ریشمی لباس میں ملبوس ایرانی مصلے پر نماز پڑھ رہی ہے اور وہ سجدہ کی حالت میں ہے۔ یہ بعینہٖ وہی نظارہ تھا جو میں نے استخارہ کی دعا کے بعد دیکھا تھا۔ مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ اور میں نے اپنی بیوی سے بھی اس کشف کا ذکر کیا۔ آج اس تعلق پر ۴۵ سال گذر رہے ہیں، الحمدللہ کہ ہماری ازدواجی زندگی بڑے سکون و راحت سے گذری ہے۔

اسی سلسلہ میں دینی غیرت اور خدمت کے متعلق بھی دو واقعات تحریر کرتا ہوں۔ نئی نئی شادی ہوئی تھی اس کے باوجود میری بیوی نے اپنا زیور چندہ میں دے دیا تھا۔ ۱۹۲۲ء میں عاجز کراچی کسٹم میں Preventive Officer تھا۔ ان ایام میں سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے چندہ خاص کی تحریک ہوئی تھی۔ عاجز نے اپنی تین ماہ کی تنخواہ اس مد میں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے معاً بعد میری وہ ملازمت جاتی رہی اور میں بیکار ہو گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا کہ تین ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ ہے، ملازمت جاتی رہی ہے اگر تم تعاون کرو تو ہم اپنے گھر کا سامان نیلام کر دیں اور چندہ دے دیں۔ اس وقت رخصتانہ کو پانچ سال ہو چکے تھے۔ میری بیوی نے رضامندی کا اظہار کیا۔ میں نے کراچی جماعت کے احباب میں اعلان کر دیا کہ چندہ دینے کی غرض سے میں اپنے گھر کا سامان نیلام کروں گا۔ گھر کا سب سامان سوائے بستروں اور چند ضرورت کے برتنوں کے نیلام کر دیا گیا اور میں نے چندہ ادا کر دیا۔ پلنگ بھی نیلام کر دئے گئے۔ اس رات ہم دونوں چٹائی پر سوئے۔

اس زمانہ میں میرا لڑکا محمود احمد چند ماہ کا ماں کی گود میں تھا وہ آٹھ سال تک قادیان دارالامان میں تعلیم پاتا رہا۔ پانچ جماعتیں اس نے مدرسہ احمدیہ سے پاس کیں اور میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پاس کیا۔ اب خدا کے فضل سے وہ ایک فرم میں مینیجر ہے اور قریباً دو ہزار روپیہ لیتا ہے ماں باپ کی امداد کرتا ہے۔ ربوہ اور قادیان دارالامان کے سفر کے لئے کھلا خرچ مجھے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حسنات دارین عطا فرماوے۔ اور اس کے لڑکے اور بیوی کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ وہ خود اپنی ملازمت کو محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان خیال کرتا ہے۔ اس کی والدہ کی دینی خدمت ہی کے باعث یہ فراخی اس کو عطا ہوئی ہے۔

گھر کا سامان نیلام کرنے کے بعد میری بیکاری کی وجہ سے میری بیوی نے لیڈی سپروائزر کی تحریک پر ملازمت کر لی۔ ان کو اپنے گھر کے قریب کے زنانہ سکول میں ملازمت دی گئی۔ ہیڈ مسٹرس پنجابی عورت تھی اس کو جب معلوم ہوا کہ یہ یوپی کی ہیں اور خاوند پنجابی ہے تو اس نے وجہ دریافت کی۔ میری بیوی نے بتایا کہ احمدیوں کی شادیاں اپنی جماعت میں ہوا کرتی ہیں اس پر اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی۔ میری بیوی یہ کہہ کر گھر آ گئی کہ میں ایسی ملازمت پر لعنت بھیجتی ہوں جہاں میرے پیارے آقا کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہیڈ مسٹرس نے فوراً رپورٹ کر دی کہ فلاں استانی بھاگ گئی ہے۔ لیڈی سپروائزر پارسی عورت تھی وہ ہمارے گھر آئی۔ میری بیوی نے اس کو بتایا کہ اس نے ہمارے آقا کو گالیاں دی تھیں۔ سپروائزر نے میری بیوی کا تبادلہ سولجر بازار سے صدر زنانہ اسکول میں کر دیا۔ اور ایک سرکلر جاری کیا کہ ہیڈ مسٹرس یا دوسری استانیاں مذہبی امور پر بات چیت نہ کیا کریں۔ میں بھی اس وقت تک کمشنر کراچی کے دفتر میں ملازم ہو گیا تھا ہم دونوں اکٹھے جاتے تھے اور واپس بھی اکٹھے آتے تھے۔ یہ محض اس بشارت کا نتیجہ تھا کہ میں نے دعا کی تھی کہ اے خدا میری بیوی سب سے زیادہ تیرے حقوق ادا کرنے والی ہو اور مجھے تفہیم ہوئی تھی کہ تمہاری دعا منظور کر دی گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دو واقعات میں اپنے متعلق لکھتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ ہم تجھے بچا لیں گے کس شان سے پورا ہوا۔

میں سویز میں فوجی کیمپ میں رہتا تھا اس کیمپ میں کئی سو کلرک تھے۔ میں نے تبلیغی غرض کے لئے چار بجے شام سے ۱۲ بجے رات تک کا پاس لیا ہوا تھا۔ پانچ چھ گھنٹے ہر روز میں تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اپنے خیمہ کے سامنے میں نے ایک مسجد بنائی ہوئی تھی جہاں میں اذان دیا کرتا تھا اور نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں نے وہاں اعلان کیا ہوا تھا کہ جو صاحب قرآن شریف پڑھنا چاہیں مجھ سے پڑھ لیں۔ اس پر ایک ہیڈ کلرک حافظ خاں صاحب نے جو ایک توپ خانہ سے آئے ہوئے تھے مجھ سے قرآن شریف پڑھا۔ قرآن شریف ختم کرنے پر وہ خدا کے فضل سے احمدی ہو گئے اور ان کو واپس توپ خانہ بلا لیا گیا۔ وہاں انہوں نے ایک جمعدار حافظ قرآن کو مناظرہ میں شکست دی اس نے دریافت کیا کہ تم نے قرآن کریم کہاں سے پڑھا ہے۔ اس نے میرا نام بتایا وہ رخصت لے کر سویز آیا اور غیر احمدیوں سے کہا کہ میں احمدی سے مناظرہ کرتا ہوں تم مجھے لکھ دینا کہ احمدی ہار گیا ہے تاکہ میں وہاں جا کر حافظ خاں کو بتلا دوں کہ میں تمہارے استاد کو شکست دے آیا ہوں۔ چند غیر احمدی کلرکوں کے ساتھ وہ میرے خیمہ میں آیا۔ اور باوجود دلائل سننے کے اس نے کہا کہ احمدی صاحب آپ ہار گئے۔ اس کے ساتھیوں نے اسکیم کے مطابق ایسی ہی تحریر اسے دے دی۔ پھر جمعدار صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ یہاں مصریوں کچھ مرزائی بنے ہیں؟ میں نے بتایا کہ اتنے مصری احباب جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور چند ایک زیر تبلیغ بھی ہیں جمعدار صاحب نے کہا کہ یہاں کے لوگ مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مان سکتے کیونکہ یہ عربی جانتے ہیں۔ اس گفتگو میں ایک کلرک حسین بخش صاحب جو ضلع سیتاپور کے رہنے والے تھے بھی شامل تھے۔ یہ غیر احمدی تھے مگر چند ماہ سے وہ میرے ہمراہ جایا کرتے تھے تاکہ وہ عربی زبان سیکھ لیں۔ ایک زیر تبلیغ مصری اچھے عہدہ پر ملازم تھے

وہ سوائے نبوت کے مسئلہ کے سب مسائل مان گئے رہتے مگر امتی نبی کے آنے کو وہ نہیں مانتے تھے اور کہا کرتے تھے "أنتم دجالون" میں نے ان کو خطبہ الہامیہ دیا تھا مگر تعصب سے انہوں نے نہیں پڑھا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے خدا تعالیٰ کی غیرت

چند روز بعد ان کا خط آیا کہ آپ دونو کی میرے ہاں کھانے کی دعوت ہے۔ میں اور حسین بخش صاحب گئے تو کھانا کھانے کے بعد اس نے کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا نبوت کا مسئلہ صاف ہو گیا ہے؟ اس نے بیان کیا کہ میں نے اظہر یونیورسٹی کے ایک عالم کو جو میرے دوست ہیں رات کی دعوت پر بلایا تھا۔ کھانے کے بعد میں نے ان سے کہا کہ ایک احمدی ہندوستانی مجھے تبلیغ کرتے ہیں۔ باقی مسائل تو میں مان گیا ہوں مگر وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب امتی نبی ہیں۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ بتلائیں۔ اس نے کہا جس قسم کی نبوت کا مرزا صاحب نے دعوے کیا ہے ایسے اگر ہزار نبی بھی آجاویں تو ختم نبوت میں کوئی خلل نہیں آسکتا۔ مگر میرا یہ جواب صرف تمہارے لئے ہے اگر آپ پبلک میں مجھ سے دریافت کریں گے تو میرا جواب اس کے برعکس ہوگا۔ کیونکہ مجھے اپنی ملازمت کے جانے کا خطرہ ہے۔ اس مصری دوست نے بتایا کہ میں نے خطبہ الہامیہ پڑھا جب اس کو ختم کیا تو میں سوگیا۔ اور خواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی آپ ایک کثیر جماعت کے امام ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ یہ سب اولیاء اللہ ہیں۔ یہ آج تک امت محمدیہ میں ہوئے ہیں میں ان کی ملاقات کرانے دربار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جا رہا ہوں۔ میں خاتم الاولیاء ہوں اور آنحضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو امتی ہو۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہی جو میری جماعت میں سے ہو۔ انہوں نے بیعت فارم پر کر دیا۔ میں نے مکرمی حسین بخش صاحب سے کہا کہ دیکھئے خدا تعالیٰ کی غیرت! جمعدار صاحب نے طنزاً کہا تھا کہ مصری لوگ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مان سکتے اب اظہر یونیورسٹی کے ایک عالم نے اسی نبوت کو مان لیا ہے۔!

جاسوس کی بیعت

حسین بخش صاحب کہنے لگے کہ میری بھی بیعت کا فارم پر کر دالیں۔ چھ ماہ ہوئے مجھے غیر احمدی کلرکوں نے کہا تھا کہ تم احمدی سے کہو کہ آپ چار بجے شام سے گیارہ بجے رات تک مصری لوگوں سے ملنے جاتے ہیں مجھے بھی ساتھ لے جایا کریں کیونکہ مجھے عربی بول چال سیکھنے کا شوق ہے۔ دراصل ان کا خیال تھا کہ آپ خوبصورت لڑکیوں کے پاس جاتے ہوں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ساتھ کے ساتھ اصل حالات سے آگاہ کرتے رہو تاکہ احمدی کو بدنام کیا جائے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ صرف تبلیغ کرتے ہیں

ان کی بیعت کا فارم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجا گیا۔ حضور نے بیعت کی منظوری دیتے ہوئے ان کا نام علی حسین رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ حسین بخش نام مشرکانہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا نام علی حسین رکھ لیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو بھی تبلیغی خطوط لکھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ واپس وطن پہنچے تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا اور بیوی نے طلاق لے لی۔ وہ سیتاپور سے بریلی آئے اور Metal Factory میں ملازم ہو گئے۔ اور مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب کی لڑکی سے ان کی شادی ہو گئی۔ چند سال قبل وہ ربوہ میں فوت ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے آمین۔ ان کے خسر صاحب بعمر ۹۵ سال اس وقت ضلع منٹگمری کے ایک چک میں ہیں۔ میرے ساتھ ان کی خط و کتابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا انجام بخیر فرمائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے کچھ عرصہ ہوا الفضل میں ان کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی تھی۔

میں مصری مسلمانوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کیا کرتا تھا ایک روز میں امریکن مشن میں گیا۔ اور میں نے پادری صاحب سے کہا کہ میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں اس نے خوشی کا اظہار کیا اور بتلایا کہ ۱۵ روز بعد بہت سے مصری مسلمان بپتسمہ لینے والے ہیں۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ میری ملاقات ان سے کروائیں۔ دو روز بعد انہوں نے سب کو دعوۃ دی اور مجھے بھی بلایا۔ میرا ان سے تعارف کرایا کہ یہ ہندوستانی انسر ہیں اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ ہی بارہ روز بعد بپتسمہ لیں گے۔ میں نے اپنی نوٹ بک میں سب مصری احباب کے نام اور پتے نوٹ کر لیئے۔

مجھے بہت قلق تھا اور میں عاجزانہ دعا کرتا رہا کہ اے میرے پیارے خدا! ان کو عیسائی ہونے سے بچا۔ میرے دل میں ڈالا گیا اور میں نے ان سب کی ایک ہوٹل میں دعوت کر دی۔ دعوت کے بعد میں نے ان سے کہا کہ دس روز بعد تو ہم سب عیسائی ہو جائیں گے۔ کیا آپ نے پادری صاحب سے دریافت کر لیا ہے کہ عیسائیت میں کونسی امتیازی خوبی ہے جس کی وجہ سے آپ عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میری تحریک پر انہوں نے آمادگی ظاہر کی کہ بپتسمہ لینے سے پہلے پادری صاحب سے یہ سوال دریافت کر لیا جاوے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے میرا ہی انتخاب کیا مجھے معلوم ہوا کہ وہ دیر سے زیر تبلیغ ہیں میں دعا کرتا رہا کہ اے میرے پیارے خدا تو محض اپنے فضل اور روح القدس سے میری مدد فرما۔ تاکہ یہ مصری دوست عیسائی ہونے سے بچ جائیں۔

میں نے مصری احباب سے کہہ دیا تھا کہ میرا نام عبدالکریم بتانا۔ مقررہ روز بہت بڑا جلسہ ہوا۔ عیسائی پادریوں کے علاوہ عورتیں مرد جمع ہوئے۔ اور دعوت کے بعد بپتسمہ کی رسم ادا ہونی تھی۔ اس مصری دوست نے پادری صاحب سے درخواست کی کہ بپتسمہ سے پہلے ہمارے ایک نمائندہ کے مختصر سے سوال کا آپ جواب دے دیں۔ اس نے دریافت کیا کہ وہ کون ہے میرا نام بتایا گیا اور میں کھڑا ہو گیا۔ میں چونکہ پادری صاحب سے کہہ چکا تھا کہ میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں اس لئے اس نے خیال کیا کہ اس سے کسی ایسے سوال کا امکان نہیں جو پیچیدہ ہو۔ اس نے مجھے سوال کرنے کو کہا۔ میں نے کہا پادری صاحب! میں ہندوستانی ہوں اور یہ احباب مصری ہیں ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارے اعزہ و اقارب سب مسلمان ہیں۔ اب ہم عیسائی ہونے والے ہیں۔ عیسائی ہونے کے بعد ہمارے نام تبدیل کر دئے جائیں گے۔ طبعاً ہمارے اعزہ و اقارب ہم سے دریافت کریں گے کہ عیسائیت میں کونسی امتیازی خوبی آپ نے دیکھی ہے جو اسلام میں نہیں تھی اس لئے آپ صرف ایک امتیازی خوبی ہم کو بتا دیں۔ تاکہ ہم اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بتا سکیں اور ممکن ہے کہ وہ بھی عیسائی ہو جائیں

امریکن پادری سے گفتگو

پادری صاحب نے فرمایا میرے بچے! تم عیسائیت کے محل کے باہر کھڑے ہو۔ پہلے اس محل کے اندر داخل ہو جاؤ پھر وہ خوبیاں نظر آجائیں گی۔ پادری صاحب نے اپنے اس جواب میں سارا زور اسی بات پر دیا کہ پہلے عیسائی ہو جاؤ پھر خوبیاں نظر آئیں گی۔ میں نے کہا پادری صاحب! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں لیکن آپ تو پیدائشی عیسائی ہیں بلکہ پادری ہیں آپ اس محل میں داخل ہیں آپ کو تو ضرور علم ہوگا آپ ہمیں بتا دیں کہ اس میں فلاں امتیازی خوبی ہے۔ پھر ہم جب عیسائی بن کر اس محل میں داخل ہوں گے تو خود تصدیق کر لیں گے۔ پادری صاحب نے کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا

My boy you will get faith in Christianity۔ یعنی میرے بچے! آپ کو عیسائیت میں ایمان نصیب ہوگا۔ میں نے مصری احباب سے کہا میرے بھائیو! پادری صاحب فرماتے ہیں کہ ہم کو ایمان ملے گا۔ ہم مسلمان ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب کوئی غیر مسلم کلمۂ توحید پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ گویا اس کو ایمان نصیب ہو جاتا ہے شاید پادری صاحب کا خیال ہوگا کہ عیسائیت میں جو ایمان ہم کو ملے گا وہ بہت زیادہ قیمتی ہوگا جیسے چاول معمولی بھی ہوتے ہیں، اور خوشبودار بھی ہوتے ہیں۔ خوشبودار اور باریک چاول زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب نے فرمایا ہاں ہاں عیسائیت میں جو ایمان آپ کو ملے گا وہ زیادہ قیمتی ہوگا۔ میں نے پادری صاحب سے دریافت کیا کہ کیا میں اس کو آزما سکتا ہوں؟

میں نے کہا حضرت یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارے اندر رائی کے بیج کے برابر بھی ایمان ہو تو تم وہ معجزات دکھا سکتے ہو جو میں دکھاتا ہوں۔ پادری صاحب! آپ ہزاروں غیر عیسائی لوگوں کو ایمان تقسیم کر چکے ہیں۔ آپ کے پاس تو ایمان کا خزانہ ہے اگر میں کہوں کہ سامنے والے پہاڑ کو حکم دیں کہ زلزلہ آجاوے یا دریائے نیل کو کہیں کہ وہ خشک ہو جاوے تو اس ملک تباہ ہو جائیگا۔ لہٰذا میں ایسا نہیں کہتا۔ یہ کہہ کر میں نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی نوٹ بک نکالی اور پادری صاحب کے سامنے میز پر رکھ دی اور ان سے کہا پادری صاحب! آپ اپنے ایمان کی برکت سے اس نوٹ بک کو ہلائیں۔ گو اس سے زیادہ کرتب مسمریزم والے دکھاتے ہیں مگر ہم مان لیں گے کہ آپ مسمریزم نہیں جانتے بلکہ دینی ایمانی طاقت سے یہ کام کروا رہے ہیں۔ اور ہم سب مسلمان اس کے بعد عیسائی ہو جائیں گے۔ پادری صاحب پانچ منٹ خاموش رہے۔ عیسائی اور مسلمان سب ان کے جواب کے منتظر تھے پادری صاحب اٹھے اور فرمایا Well my boy I am still trying to achieve that faith۔ یعنی میرے بچے! میں اس ایمان کے حصول کی ابھی تک کوشش کر رہا ہوں۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور کہا پادری صاحب! آپ کی عمر ۷۵ سال ہے۔ ابھی تک آپ کو ایمان نصیب نہیں ہوا۔ آپ پکے بے ایمان ہیں اور جن کو آپ نے عیسائی بنایا وہ بھی بے ایمان ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعیش الاسلام۔ اسلام زندہ باد۔ ہمارا مذہب ہمارے لئے بابرکت ہے۔ ہم تو Layman ہیں اگر ہم عیسائی ہو جائیں گے تو کیا حشر ہوگا۔ یہ کہہ کر میں نے مصری احباب سے کہا چلو۔ وہ سب میرے ساتھ باہر نکل آئے اور عیسائی نہ ہوئے۔ بعد میں عاجز نے ان کو عیسائیت کے خلاف دلائل دئے جس سے وہ اسلام پر قائم رہے۔ الحمد للہ

(باقی اگلی قسط میں)

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی شفایابی کے لئے۔ نیز میرے ہاں اولاد نہیں ہے اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائی جاتے
خاکسار خلیل الدین احمد خان نیالی۔ اڑیسہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

معزز مہمانوں کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

قادیان ۳۰ دسمبر۔ آج سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی، سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے، سردار سوہن سنگھ صاحب باجوہ وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان اور سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں کی طرف سے چار بجے شام باجوہ ہاؤس (ریلوے روڈ) میں بعض معزز مہمانوں کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ دی گئی۔

اس موقعہ پر ۳۵ پاکستانی زائرین اور ۱۰ ہندوستان سے آنے والے مہمان اور چار قادیان کے ذمہ دار احمدی افراد مدعو تھے۔ پاکستانی مہمانوں میں علاوہ دیگر احباب کے مندرجہ ذیل احباب شریکِ دعوت ہوئے۔ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سلمہ اللہ ربوہ۔ مکرم صاحبزادہ میر داؤد احمد صاحب سلمہ اللہ۔ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب افریقہ مکرم سردار بشیر احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب عدن۔ مکرم سید اقبال شاہ صاحب افریقہ۔ مکرم سید سرور شاہ صاحب افریقہ۔ مکرم خلیفہ عبد المنان صاحب سیالکوٹ مکرم خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ مکرم نوابزادہ امین اللہ صاحب جنوں۔ مولوی عبد الغفور صاحب کوہاٹ شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری۔ چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ لائلپوری مکرم میاں محمد یوسف صاحب لاہور۔ مکرم میاں بشیر احمد صاحب جھنگ وغیرہم۔

ہندوستانی زائرین میں علاوہ دیگر احباب کے مندرجہ ذیل احباب شریک ہوئے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب و سیٹھ یوسف الہ دین صاحب سکندرآباد۔ بابو تاجدین صاحب سرینگر بابو محمد یوسف صاحب جموں۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپور۔ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس۔ پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر۔

نیز قادیان سے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔

چائے نوش کرنے کے بعد سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس بات کا اظہار کیا کہ جس طرح تمام دنیا کے احمدیوں کے دل قادیان سے وابستہ ہیں اور وہ اس کی زیارت اور اس میں بلا روک ٹوک آنے کے متمنی ہیں اسی طرح سکھوں کو ننکانہ صاحب سے وابستگی ہے اور وہ اس دن کے منتظر ہیں جب کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ بین المملکتی آمدورفت کی پابندیاں کم سے کم ہو جائیں۔ اور دونوں طرف کے لوگ بسہولت آجا سکیں۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ قادیان اور احمدیوں کی وجہ سے وہ اپنے پرانے وطن اور جنم بھومی میں بسنے والے لوگوں کے درشن ہر سال کر لیتے ہیں۔ ایسی ملاقات سال میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ہوتی ہے کاش! یہ ملاقات اتنی جلدی ہو سکے کہ مہینہ یا ہفتہ میں ایک دفعہ ہو سکے اور ہم سب ایک دوسرے کو مل کر شاد کام ہو سکیں۔

اس استقبالیہ تقریر کے جواب میں مکرم قریشی محمود احمد صاحب امیر قافلہ نے داعیان کا شکریہ ادا کیا اور اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے انہی جذبات کا اظہار کیا جن کو سردار صاحب نے بیان کیا تھا۔

اس دعوت کے اہتمام میں خاص طور پر سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں نے دلچسپی لی۔ ان کے علاوہ سردار سنتوکھ سنگھ صاحب چیمہ پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول قادیان۔ سردار سوہن سنگھ صاحب باجوہ وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی اور سردار بل کشن سنگھ صاحب نے عملی رنگ میں دعوت کے انتظام میں حصہ لیا۔

مغرب کے قریب یہ دعوت اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

درخواستِ دعا

۱۔ محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیری آجکل حیدرآباد میں سخت بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ ۲۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب یادگیری پہلے سے اچھے ہیں لیکن ابھی کامل صحت نہیں ہوئی ۳۔ میری ہمشیرہ ہاجرہ بیگم رشید الدین خاں صاحب عرصہ سے بیمار ہیں ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار یوسف احمد الہ دین سکندرآباد

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر

چینی جارحیت کے خلاف جماعتہائے احمدیہ بھارت کا متفقہ ریزولیشن

مندرجہ ذیل ریزولیشن نظارت امور عامہ قادیان کی طرف سے چینی جارحیت کے خلاف جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے اجلاس منعقدہ ۱۸ دسمبر کو پیش کیا گیا جس کو جلسہ میں موجود تمام ہندوستانی احمدیوں نے منظور کیا۔ (ادارہ)

"جماعت احمدیہ قادیان کے اکہترویں جلسہ سالانہ پر جمع ہونے والے ہندوستانی احمدی حکومتِ چین کی جارحیت، جو اس نے بھارت کی امن پسندانہ اور صلح جویانہ روش کے باوجود ہمارے ملک کے خلاف روا رکھی ہوئی ہے کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جملہ ہندوستانی احمدی اپنی مذہبی روایات اور مسلمہ عقیدہ کے ماتحت حملہ آور چینیوں کو پسپا کرنے کیلئے اپنی حکومت کو ہر ممکن امداد دینے کا یقین دلاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی مرکزی جماعتِ احمدیہ قادیان اور ہندوستان کی دیگر جماعتوں نے ڈیفنس فنڈ اور خون کا عطیہ دینے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ جس کا سرکاری افسران کی طرف سے شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا جا چکا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی متحدہ کوشش اور حب الوطنی کے جذبہ کو بروئے کار لانے سے چین کو ہماری سرحدوں سے ضرور پیچھے ہٹنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے قومی لیڈروں کو اس رنگ میں ملکی معاملات پر غور کرنے کی پالیسی وضع کرنے اور کام کرنے کی توفیق دے کہ ہمارے ملک کا مستقبل روشن سے روشن تر ہوتا جائے۔ اور ہم آزاد ملکوں کی پہلی صف میں نہایت عزت اور احترام سے جگہ لے سکیں۔

اس ریزولیشن کی نقول جناب وزیراعظم صاحب بھارت، دیگر سرکاری افسران اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل اور رحم سے مجھے اور میرے خاندان کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اپنے اس فرض کو ادا کر سکے ہیں کہ حضرت اباجان رضی اللہ عنہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچا دیا گیا اور ۲۱ دسمبر کو صبح دس بجے جنازہ گاہ میں حضرت امیر صاحب مقامی قادیان نے ایک بڑے مجمع سمیت جنازہ پڑھایا اور اس کے بعد نعش کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص نمبر۴ میں سپرد خدا کر دیا گیا۔

سکندرآباد سے تابوت کے ساتھ عاجز کے علاوہ برادرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب مع فیملی اور سیٹھ ناسنل کرم علی صاحب مع فیملی بھی تشریف لائے تھے۔ راستہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مدد کرتا رہا اور کئی روکوں اور مشکلات کے باوجود ہم تابوت کو قادیان پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ حضرت اباجان رضی اللہ عنہ نے اب سے چھ سال قبل ایک بار فرمایا تھا کہ آپ کی نعش کو قادیان پہنچانے میں کئی قسم کی دشواریاں پیش آئیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ انہیں آسان فرما دے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور دشواریاں پیش آنے کے بعد جب آسانیاں پیدا ہوئیں تو یہ دیکھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لائے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے پیارے بندوں کو آنے والے واقعات سے متعلق اطلاع دے دیتا ہے۔ سب سے پہلے میونسپل میڈیکل آفیسر نے قانونی روک ڈالی پھر ریلوے والوں نے مختلف مقامات پر روکیں ڈالیں مگر اللہ تعالیٰ نے سب کے دل نرم کر دئے اور ۲۰ دسمبر کی شام کو نعش قادیان پہنچ گئی۔ اور اس طرح بہشتی مقبرہ کی امانت ۲۱ دسمبر کو بہشتی مقبرہ کے سپرد کر دی گئی۔ لوح مزار جو سنگ مرمر کی تھی اور حیدرآباد سے کندہ کروا کر ہم ساتھ قادیان لائے تھے تدفین سے قبل ہی قبر پر عارضی طور پر استادہ کر دی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس عظیم الشان خدمت (اشاعت لٹریچر) کی توفیق عطا فرماتا رہے جس نے حضرت اباجان رضی اللہ عنہ کو جماعت میں ایک نمایاں امتیاز بخشا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اباجان کے درجات کو بلند فرمائے۔

اس موقعہ پر ہماری ہمشیرہ زینب بیگم صاحبہ بھی ڈھاکہ سے تشریف لائی ہوئی تھیں۔

خاکسار یوسف احمد الہ دین آف سکندرآباد۔ نزیل قادیان ۲۲-۱۲-۶۲

قادیان میں مستورات کا جلسہ سالانہ

رپورٹ مرسلہ محترمہ نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مورخہ ۱۹ ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے زیر انتظام جلسہ سالانہ مستورات کا علیحدہ پروگرام منایا گیا جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی "تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے نظم "اے قادیاں دارالاماں" پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ کئی بہنوں نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے :-

پہلی تقریر نصرت بیگم صاحبہ کی تھی۔ جس میں انہوں نے اسلامی پردہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ حیا اور عصمت کی حفاظت کے لئے مستورات کے لئے پردہ نہایت ضروری ہے۔ مگر یہ پردہ افراط و تفریط کی راہوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ یعنی اسلامی پردہ سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ عورت گھر کی چار دیواری کے اندر محبوس ہو کر رہ جائے۔ اور نہ اسلامی پردہ سے آجکل کا سا نمائشی پردہ مراد ہے کہ سنگار شدہ چہرے کو تو کھلا رکھا جائے اور باقی جسم کو زیر برقعہ رکھا جائے بلکہ اسلام عورت کو اپنی زینت کے چھپانے کی تاکید فرماتا ہے چہرہ چونکہ انسانی زیب و زینت کا مقام اوّل ہے لہٰذا یہ بھی لازمی طور پر پردہ کے حکم میں شامل ہے۔ پھر آپ نے قرونِ اولیٰ کی خواتین کی مثالیں پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ پردہ عورت کی ترقی میں کسی طرح بھی حائل نہیں ہو سکتا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیات پردہ کی پابندی کرتے ہوئے علم سیکھ سکتی ہیں، میدانِ جنگ میں زخمیوں کی تیمارداری کر سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم لوگ ان کے نقشِ قدم پر نہ چل سکیں۔

دوسری تقریر فیروزہ بیگم صاحبہ کی "قبولیتِ دعا کے سیشریں پھل" کے موضوع پر ہوئی جس میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بے کس و بے بس بندوں کی آہ و بکا کو، جبکہ وہ خالص ہو کر اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، ضرور اپنی قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر کیا جو آپؑ نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد کرتے وقت فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہی تو ہے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی تو تھیں جو قرآن کریم جیسی بے مثل کتاب اور اسلامی شریعت جیسی بے مثل شریعت کے رنگ میں قبول ہوئیں۔ زمانہ کی مذہبی سیاسی اور معاشرتی ابتری نے آنحضرت صلعم کے قلبِ اطہر کو گرمایا اور آپ کی آہیں فرش سے عرش تک جا پہنچیں جن کی بدولت ظلمت کدۂ دنیا چند سالوں کے اندر اندر بقعۂ نور بن گیا۔

اسی طرح اس زمانہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ نے ہزارہا نشانات قبولیتِ دعا کے ظاہر کئے۔ جن کی ایک دنیا گواہ ہے۔

پھر عائشہ بیگم صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ان تمام علامات کا ذکر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے مہدی کے متعلق ارشاد فرمائی تھیں۔ اور جو آپ کی ذاتِ بابرکات میں پوری ہوئیں نیز زمانہ کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ کی بعثت کی ضرورت کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ امتِ محمدیہ سے خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تا قیامت ایسے موعودوں کو ضرورت کے پیشِ نظر مبعوث فرماتا رہے گا۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود اس سلسلہ کے نہایت ہی عظیم الشان موعود ہیں

بعد ازاں رحمت النساء بیگم صاحبہ نے عورتوں کو نصائح کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے عورتوں کو دین کے مختلف فرائض کے انجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر جو آپ نے عورتوں کو نصائح کرتے ہوئے کی تھی اس میں سے اکثر حصہ پڑھ کر سنایا۔ اور قرونِ اولیٰ کی مستورات کی دینی خدمات کو سراہا۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے روشنی ڈالی۔ آپ کے بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے کی حالت کو بیان کیا۔ اور ان مختلف دوروں میں انسان جن اخلاقی حالتوں میں سے گزرتا ہے۔ ان میں سے آنحضرت صلعم کے اعلےٰ اخلاق کا اور صفات کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ آپؐ کا بچپن یتیمی میں گذرا۔ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ اس قسم کے بچوں کے اطوار بگڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ مناسب رہنمائی میسر نہیں آتی۔ مگر ہمارے پیارے آقا (فداہ نفسی) کو بچپن سے ہی صدیق اور امین کے خطابات مل گئے تھے

اہل وعیال سے حسن سلوک کے ضمن میں حضور کے ارشاد خیرکم خیرکم لاھلہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور خود اپنے اہل سے نہایت ہی محبت و شفقت کا سلوک فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ پھر کمزور اور ماتحت لوگوں کے ساتھ آپؐ کے حسنِ سلوک کے ضمن میں کئی مثالیں پیش کرتے ہوئے غلاموں کے ساتھ آپؐ کے شفقت و محبت کے سلوک کو واضح کیا۔ غلبہ اور طاقت ملنے کی صورت میں اپنے شدید ترین دشمنوں کے ساتھ جو طریق آپ نے روا رکھا اس کی وضاحت کی۔

اس کے بعد معراج سلطانہ صاحبہ نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا کہ تمام اقوام کے رشیوں منیوں اور اوتاروں نے اپنے اپنے وقت میں ایک اوتار کے آنے کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اس موعود کے مبعوث ہونے کے زمانے کی نشاندہی کی ہے۔ اور آنے والے ہادی کی ذات میں پوری ہونے والی خصوصیات بیان کی ہیں۔ یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی ذات والا صفات میں پوری ہو چکی ہیں آپؑ مسلمانوں کے لئے مہدی عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن سکھوں کے لئے بابا گورو نانک ہیں۔ لہٰذا تمام اقوام کو آپ پر ایمان لانے میں ہی خیر ہے۔

اس کے بعد امۃ اللطیف صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے احمدی بانیٔ اسلام پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا ہونے میں سعادت دارین خیال کرتے ہیں۔ قرآن کریم سنت اور حدیث پر ایمان لانا احمدیت کا جزوِ اعظم ہے

سب سے آخر میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب" کے جامع موضوع پر نہایت دلکش پیرائے میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اس کی تمام صفات ازل سے ابد تک اپنے اپنے وقت پر کام کرتی رہتی ہیں اور کرتی رہیں گی نیز زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ثابت کرتی ہے کہ اسلام کا خدا اب بھی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اضطراب کو دور فرماتا ہے۔ جب کہ دیگر اقوام کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا نے اب بندوں سے ہمکلام ہونے کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔ اور یہ کہ اس کی بعض صفات نعوذ باللہ اب معطل ہو چکی ہیں۔

زندہ خدا کی طرح اسلام کا بانی بھی ایک زندہ رسول ہے آپ کی لائی ہوئی شریعت کو تازہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے آپ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہر صدی کے سر پر امتِ محمدیہ کی رہبری کے لئے اپنے ایک برگزیدہ کو مبعوث فرماتا رہے گا جو نخلِ اسلام کی آبیاری کرنے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کے ارشادِ گرامی کو پورا کرنے والے ہیں آپ ہی وہ اہلِ فارس ہیں جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اسلام ثریا پر چلا جائیگا تو ایک فارسی النسل انسان اس کو اتار لائے گا۔ پھر موصوفہ نے بتایا کہ آنحضرت صلعم کی روحانی زندگی کا مقابلہ دنیا کا کوئی اوتار بھی نہیں کر سکا۔ اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت کے سرچشمہ سے فیضیاب ہو کر دعویٰ کیا کہ اس زمانہ میں خدا کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق میرا ہے۔ آپؑ کے اس چیلنج کے مقابلہ میں بھی کوئی نہ آیا۔

پھر موصوفہ نے قرآن کریم کو ایک زندہ اور تا قیامت قابلِ عمل کتاب ثابت کیا اور بتایا کہ یہ شروع سے آخر تک خدائی کلام ہے اس میں کسی بندہ کو کوئی دخل نہیں۔ اور یہ تمام ملاوٹوں سے پاک ہے دنیا قیامت تک قرآنی سرچشمۂ حیات سے فیضیاب ہوتی رہے گی۔ اس کے احکام اٹل ہیں اور نوعِ انسان کے لئے قابلِ عمل ہیں۔ قرآنی تعلیم کبھی بھی بوسیدہ نہیں ہوگی بلکہ ہر زمانہ میں ضرورت کے مطابق اس سے معرفت کے موتی نکلتے رہیں گے۔

جلسہ میں کثیر ہندوستانی اور پاکستانی احمدی مستورات کے علاوہ غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔ اور پورے انہماک سے جلسہ سنا آخر میں دعا ہوئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

سب سے زیادہ مظلوم انسان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپؐ کے چاند سے زیادہ روشن چہرے پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو !!!

کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے !؟"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قادیان میں اکہترواں جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۲)

احباب نے باری باری تابوت کو کندھا دیا۔ اور آپؓ قطعۂ صحابہؓ خاص میں سپرد خاک کئے گئے قبر کی تیاری کے بعد محترم مولانا موصوف نے آخری دعا کرائی۔ اس موقعہ پر بعد میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا ہوئی جس میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ بیرونجات سے تشریف لانے والے جملہ مہمانانِ کرام نے بھی شرکت کی۔

(۱۰)

۲۸ دسمبر کی شام کو پاکستانی قافلہ کی واپسی تھی کیونکہ ریل کے ذریعہ سفر کی صورت میں رات آٹھ بجے قادیان سے روانہ ہو جانا ضروری تھا تا صبح کے وقت امرتسر سے لاہور جانے والی ٹرین کے ذریعہ اہل قافلہ ۲۹ دسمبر کی مقررہ تاریخ کو بارڈر کراس کر سکیں۔ چنانچہ اہل قافلہ کا سامان خاص انتظام کے ماتحت گڈوں پر اسٹیشن پہنچایا گیا۔ وہاں متعدد درویشان قافلہ کی سہولت اور صبح کا کھانا پیش کرنے کے لئے ساتھ ہی امرتسر گئے اور ٹرین کی روانگی تک وہیں ٹھہرے رہے۔

(۱۱)

حسب سابق امسال بھی احباب جماعت کے قیام کا انتظام اجتماعی طور پر مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں تھا۔ لیکن اس سال اس عمارت کا وہ حصہ جسے بورڈنگ کے نام سے پکارا جاتا ہے وہاں کے خام کمرے گرا کر ان کی جگہ نئی طرز کے پختہ کمرے سات عدد تعمیر کئے گئے تھے۔ جن کے ساتھ دوسری طرف جدید طرز کے فلش سسٹم والے بیت الخلاء تیار کئے گئے۔ اگرچہ ماہِ اکتوبر میں غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے ان کمروں کی تعمیر میں تاخیر ہو گئی۔ لیکن صیغۂ تعمیرات نے بڑی ہمت کی اور دن رات ایک کر کے اس کام کو اس حد تک پورا کر دیا کہ جلسہ پر تشریف لانے والے معزز مہمان ان میں رہائش پذیر ہو سکیں اور انہیں ہر طرح سے آرام اور سہولت میسر آ جاتے۔ البتہ کمروں کی تکمیل انشاء اللہ العزیز بعد میں عمل میں آ جائے گی۔ چنانچہ جلسہ کی ضرورت تیار شدہ کمرہ جات سے بفضلہ تعالیٰ پوری ہو گئی۔ اور مہمانوں کے قیام میں کسی طرح کی دقت پیش نہیں آئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۱۲)

مدرسہ احمدیہ کے ان جدید کمروں کے علاوہ مقبرہ بہشتی کی پختہ چاردیواری کی تکمیل بھی اسی سال عمل میں آئی۔ اس چاردیواری میں علاوہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور موصی حضرات کی خوابگاہوں کے بعض اور مقدس یادگاریں بھی ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا باغ جس میں وہ تاریخی مکان ہے جس میں ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے دنوں میں حضورؑ مع خاندان رہائش پذیر رہے۔ اسی کے ساتھ شمالی جانب وہ شہ نشین ہے جہاں ایک آم کے پیڑ کے نیچے حضورؑ اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح اسی باغ کے شمالی حصہ میں وہ مقدس مقام ہے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور اسی جگہ خلافتِ اولیٰ کی بیعت ہوئی۔ اس حصہ کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں کر کے اپنی نگرانی میں اسے محفوظ کرا دیا تھا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مقبرہ بہشتی کی اس پختہ چاردیواری کے شمال مشرقی حصہ میں ایک بڑا آہنی گیٹ لگایا گیا ہے۔ اس گیٹ سے ایک بڑی سڑک سیدھی جنازہ گاہ کو جاتی ہے۔ جبکہ بڑے گیٹ سے ۱۰۰ فٹ کے فاصلہ سے ایک اور سڑک وہ سڑک سیدھی جنوب کی طرف مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چاردیواری تک پہنچتی ہے۔ اس سڑک کو دونوں طرف پھولدار پودوں اور رنگا رنگ کے خوشنما پھولوں کی کیاریوں سے مزین کیا گیا ہے۔ مزار مبارک کی چاردیواری کے شمال میں نصف دائرہ کی شکل میں پلاٹ بنایا گیا ہے۔ اس میں چپس کے پختہ پھولوں کے گملوں کے درمیان قرینے سے رکھے گئے ہیں۔ یہ سب دفتر مقبرہ بہشتی کے مستعد کارکنان کی خاص دلچسپی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے۔

(۱۳)

لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دونوں وقت تازہ پکا ہوا عمدہ اور سادہ کھانا مہمانوں کی خدمت میں ان کی فرودگاہوں تک پہنچایا جاتا رہا۔ اور مدرسہ احمدیہ میں اجتماعی طور پر کھانا کھلانے کا بھی حسب دستور انتظام رہا۔ ایسے غیر از جماعت اور غیر مسلم معززین جو مسلسل کی دعوت پر جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے ان کے لئے ایک الگ خاص کچن کا انتظام تھا جہاں حسب مرتبہ قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

جملہ مہمانانِ کرام کی تواضع اور مختلف النوع خدمات کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مقامی درویشان نے بڑے خلوص و محبت کے ساتھ نہایت جفاکشی اور مستعدی کے ساتھ اپنے مفوضہ امور کو سرانجام دیا اور خود تکلیف اٹھا کر بھی آنے والے معزز مہمانوں کو آرام پہنچانے میں ہر دم لذت محسوس کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱۴)

الغرض اس زمانہ کے مامور اور مرسل کے تخت گاہ میں اسی کی آواز پر لبیک کہہ کر حاضری دینے والوں کی آمد و رفت سے اس پاک بستی کا وہ حصہ خاص جو "احمدیہ محلہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو اس وقت درویشانِ قادیان کی دنیا یا بلفظِ دیگر اکنافِ عالم میں بسنے والے احمدیوں کی منظورِ نظر ہے۔ ایک ہفتہ عشرہ کے لئے پھر سے ارضِ حرم کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اور مسیحِ پاک کے ذریعہ دی گئی خبر

یأتون من کل فج عمیق و
یأتیک من کل فج عمیق

کی صداقت کا ایک جیتا جاگتا نشان دکھاتی رہی ——— !! اور دمشق کی شرقی جانب ایستادہ منارۃ المسیح زبانِ حال سے ساری دنیا کو مسیحِ پاک کے الفاظ میں ہمیشہ دعوت دیتا رہے گا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

اللہ تعالیٰ ہمارے اس روحانی اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ان نیک اثرات کو دیرپا بنائے جو احباب یہاں سے لے کر گئے ہیں آمین

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

اعلان بحالی وصیت ۱۳۱۱۸

مکرم میر احمد علی صاحب ولد میر تراب علی صاحب موصی ۱۳۱۱۸ کی وصیت بوجہ بقایا زاید از چھ ماہ زیر فیصلہ نمبر ۱۰۲ مورخہ ۲/۸/۵۸ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ نے منسوخ فرما دی تھی۔ اب میر صاحب موصوف کی طرف سے تمام بقایا اور گذشتہ سالوں کا سارا چندہ حصہ آمد مبلغ ۱۸۲۰/- روپیہ زیر رسید نمبر ۳۹۵۵۷ مورخہ ۲۰/۱۲/۶۲ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہونے پر مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۲/۱۲/۶۲ کے ذریعہ وصیت بحال فرما دی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی توجہ کے لئے

ہمارے ملک کے اس نازک دور کے پیش نظر اور چینی جارحیت کے دفاع کے لئے مرکزی ہدایات کے مطابق پراونشل انجمن اڑیسہ حکومت سے پورے تعاون دفعہ امداد اور فوجی بھرتی کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اس کے مطابق جماعت کرڑاپلی ... ۱۱۰ روپیہ اور جماعت پنکال ... ۱۰۰ اور جماعت کوٹیلہ ... ۱۱ دے چکی ہے یہ رقوم وزیر اعلیٰ اڑیسہ کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی اپنی مساعی سے اطلاع دیں۔ جو دوست مالی امداد کی طاقت رکھتے ہیں وہ مالی امداد دیں اور دوسرے دوست خون کے عطیات دیں۔ اس کے علاوہ سول ڈیفنس ہوم گارڈز وغیرہ میں احباب پورا تعاون کریں یہ ہمارا ملکی اور مذہبی فریضہ ہے۔

خاکسار رشید منظور احمد سیکرٹری تعلیم و تبلیغ پراونشل انجمن اڑیسہ

پروگرام دورہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند ۳/۱/۶۳ تا ۲۴/۱/۶۳

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدہ داران کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۳/۱/۶۳ تا ۲۴/۱/۶۳ بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند (جن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے) سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہ تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	حیدرآباد و سکندرآباد	۳-۱-۶۳	دو یوم	۴-۱-۶۳	
۲	سری کاکولم	۴-۱-۶۳	۱	۵-۱-۶۳	
۳	ظہیرآباد	۷-۱-۶۳	۱	۸-۱-۶۳	
۴	چنلاپور	۸-۱-۶۳	۱	[illegible]-۱-۶۳	
۵	کرنول	۹-۱-۶۳	۱	۱۰-۱-۶۳	
۶	چنت کنٹہ	۱۰-۱-۶۳	۳	۱۳-۱-۶۳	
۷	اونکور	۱۴-۱-۶۳	۱	۱۵-۱-۶۳	
۸	تیلاور - شوپالپور	۱۵-۱-۶۳	۱	۱۶-۱-۶۳	
۹	دیودرگ	۱۷-۱-۶۳	۱	۱۹-۱-۶۳	
۱۰	رائچور	۱۹-۱-۶۳	۱	۲۰-۱-۶۳	
۱۱	یادگیر	۲۱-۱-۶۳	۳	۲۴-۱-۶۳	
۱۲	حیدرآباد	۲۴-۱-۶۳	۰	۰	

خبریں

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ وزیراعظم شری نہرو نے آج پریس کانفرنس میں کہا کہ کشمیر کا مسئلہ فرقہ وارانہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس لئے رائے شماری یا کسی دوسرے طریق کا تقرر نہیں کیا جا سکتا جس میں فرقہ وارانہ عنصر کا دخل نہ ہوتا ہو۔ شری نہرو سے پوچھا گیا تھا کہ آبادی کی رائے کو چھوڑ کر کوئی ایسا حل سوچ سکتے ہیں جو فرقہ وارانہ نہ ہو۔ شری نہرو نے کہا کہ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ سارا معاملہ فرقہ وارانہ صورت اختیار کر گیا ہے اس لئے رائے شماری ہو یا کسی دوسرے طریق میں صرف فرقہ وارانہ عنصر ہی ابھرتا ہے اور اس سے بھارت اور پاکستان دونوں کو مشکل ہوگی۔ اگر آپ اسے سیاسی یا اقتصادی مسئلہ سمجھیں تو یہ مقابلۃً زیادہ آسان ہوگا۔ بھارت اور پاکستان میں وزارتی سطح پر راولپنڈی میں حال ہی میں جو بات چیت ہوئی ہے اس کے بارے میں شری نہرو نے کہا کہ بات چیت صرف اس لحاظ سے اچھی تھی کہ وہ دوستانہ طور پر اور دل کھول کر ہوئی۔ وہ کسی فیصلہ کے بغیر ہوگئی۔ وہ شروع ہونے کی نسبت ختم زیادہ دوستانہ طور پر ہوئی۔ جب ان کی توجہ امریکن انفارمیشن سروس کی اس رپورٹ کی طرف مبذول کرائی گئی کہ پاکستان کی کشمیر کے ساتھ قانونی وابستگی ہے تو شری نہرو نے کہا کہ جس شریف آدمی نے یہ خبر جاری کی اس نے اس کا کوئی مطالعہ نہیں کیا ورنہ جانتا کہ پاکستان کی کوئی وابستگی نہیں۔ پاکستان جب سے قائم ہوا ہے تب سے اس کی کشمیر کے ساتھ کوئی قانونی وابستگی نہیں رہی۔ روایتی طور پر کشمیر کے ساتھ وابستگیاں متحدہ ہندوستان کی تھیں۔ پاکستان کی نہیں۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ بھارت اور چین کے سرحدی جھگڑے کے سلسلے میں چین کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے معاملہ میں بھارت کی پوزیشن اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ آپ نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز کے بارہ میں کہا کہ چونکہ لنکا کی وزیراعظم دس روز تک نئی دہلی پہنچ رہی ہیں اس لئے کولمبو کانفرنس کی تجاویز پر اس سے پہلے بحث کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ کولمبو کانفرنس کی تجاویز جزوی طور پر غیر واضح ہیں ہم شریمتی بندرا نائیکے اور ان کے ساتھیوں سے ان غیر واضح نکات کی وضاحت طلب کریں گے۔ اور اس کے بعد ہی اپنی کوئی رائے قائم کریں گے۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ بے محکمہ منسٹر شری نہرو نے آج پریس کانفرنس میں کہا کہ سرکاری اخراجات میں بچت دیکھا جا رہا ہے لیکن بچت کے لئے چھوٹی وزارتیں بنانے کے کوئی معنی نہیں۔ اگر مرکز یا صوبوں میں بڑی وزارت ضروری نہیں تو یہ نہیں ہونی چاہیئے۔ چاہے زمانہ جنگ کا ہو یا امن کا۔ آپ نے کہا اگر وزارتیں مؤثر کام کر رہی ہیں تو کفایت شعاری کا کوئی سوال نہیں۔ اس سوال پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا کوئی وزیر یا وزراء کا کوئی گروپ امن یا جنگ کے نقطۂ نگاہ سے مطلوب ہے یا نہیں۔ یہ تجویز کرنا کہ زمانہ جنگ میں وزراء کی تعداد گھٹا کر نصف کر دی جائے مضحکہ خیز ہے۔

پٹنہ ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ شری جگجیون رام وزیر رسل و رسائل و ٹرانسپورٹ نے کل شام یہاں کانگرسی ورکروں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر چین نے بھارتی علاقہ میں اپنی جارحیت ختم نہ کی تو بھارت طاقت استعمال کرنے پر مجبور ہو جائیگا۔ آپ نے کہا کہ یہ بات چین کے مفاد میں ہے کہ وہ بھارت کی سرزمین سے پیچھے ہٹ جائے۔ کیونکہ اس سے ایشیا اور ساری دنیا تباہی سے بچ جائے گی۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے تبت کی وادی چمبی میں چینی فوجوں کے اجتماع کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چینی فوجیں وادی چمبی میں (بھوٹان اور سکم کی سرحدوں کے قریب) اور ٹکلا کوٹ (اتر پردیش سرحد کے قریب) جمع ہو رہی ہیں۔

کراچی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ صدر ایوب نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ نئی دہلی میں میرا دورہ اس وقت بامعنی ہو سکتا ہے جبکہ کشمیر کے دیرینہ جھگڑے کے حل کے ذریعے بھارت اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہونے کا کوئی امکان ہو۔ صدر ایوب نے مزید کہا کہ بھارت اور پاکستان کے موجودہ تعلقات کی روشنی میں نئی دہلی میں میرا دورہ اچھا اثر ڈالنے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ آج وزیراعظم شری نہرو سے پریس کانفرنس میں پوچھا گیا کہ نیفا میں کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل کول کو برطرف کیوں کیا گیا؟ آپ نے کہا کہ انہیں برطرف نہیں کیا گیا۔ انہوں نے استعفا دیا ہے۔ چیف آف سٹاف بھی مستعفی ہوئے ہیں کیونکہ تیسری ذمہ داری ان کی تھی۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ روس کے وزیراعظم مسٹر خروشچیف نے وزیراعظم شری نہرو کو سال نو پر تہنیتی پیغام بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے بھروسہ ظاہر کیا ہے کہ بھارت اور روس کی دوستی نئے سال میں برابر بڑھتی جائے گی اور مضبوط ہوگی۔

ہانگ کانگ ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ چین کی ریڈ کراس سوسائٹی نے انڈین ریڈ کراس کو ۲۰۰ گرفتار شدہ بھارتی فوجی افسران اور سپاہیوں کی فہرست ہوائی ڈاک سے بھیجی ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ آج پنڈت نہرو سے ان کی پریس کانفرنس میں شیخ عبداللہ کے اس خط کے متعلق پوچھا گیا جو کہ انہوں نے حال ہی میں پنڈت جی کو لکھا تھا۔ آپ نے کہا چند ہفتے قبل شیخ عبداللہ کا خط موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے چین کے حملہ پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ شیخ عبداللہ کا خیال ہے کہ اس حملہ کے بھارت اور پاکستان دونوں پر دور رس اثرات پڑیں گے۔ آپ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ شیخ عبداللہ کے پاس کوئی خاص تجاویز ہیں تاہم انہوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ چینی حملہ بھارت اور پاکستان کے لئے خطرناک ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے آج اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارت ایسی فوجی امداد کو ترجیح دے گا جو کہ اسے ملک میں ہی اسلحہ اور فوجی سامان پیدا کرنے میں مدد دے سکے۔ آپ اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ کیا برطانیہ اور امریکہ بھارت کو فوجی امداد دینے کے سلسلہ میں یہ خیال کر رہے ہیں کہ بھارت اور چین کا جھگڑا طے یا حل ہوگا؟

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس میں جو تقریر کی تھی اس میں آپ نے کہا کہ آج کے حالات میں جب کہ دنیا سائنسی ترقی کی وجہ سے ہر شے پر امن طریقہ سے حل کر سکتی ہے جنگ ایک مجرمانہ حماقت ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳۱ر دسمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم پنڈت نہرو نے نیپال کے شاہ مہندر کو ایک خط لکھا ہے جس میں چینی توسیع پسندی کو روکنے اور اس سے بھارت اور نیپال دونوں کو پیدا شدہ خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے ان سے تعاون مانگا ہے۔ اس خط میں شری نہرو نے ان کی توجہ چینی سامراج اور جنگجویانہ ذہنیت سے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کو پیدا ہونے والے خطرہ کی طرف دلاتے ہوئے اس کی روک تھام کے لئے مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ شری نہرو نے اس خط میں یقین دلایا ہے کہ بھارت نیپال کے تئیں خیر سگالی اور دوستی کا جذبہ رکھتا ہے۔ اور نیپال کے اندرونی حالات میں کسی بھی طرح کی مداخلت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ نیپال خود مختار اور اپنے مستقبل اور تقدیر کا خود مالک ہے۔ اور اس کے لوگ ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انہیں اپنے ملک کا نظم و نسق اور انتظام کیسے چلانا ہے۔

اعلان نکاح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمشیرہ کی بیٹی عزیزہ ساجدہ بیگم نسیم صاحبہ سلمہا اللہ کا نکاح مورخہ ۹ اگست ۱۹۶۲ء کو عزیز ملک احسان اللہ صاحب ابن ملک خدا بخش صاحب مرحوم کے ساتھ ہوا تھا اور ۲۵ر دسمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔ خاکسار مظفر الدین چوہدری۔ ربوہ

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۲ء کے صفحہ اول پر نیشنل ڈیفنس فنڈ میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق مکرم منور احمد صاحب (ایسوسی ایٹڈ) کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ فہرست کے نمبر ۸ پر گلوب ربڑ ورکس فیکٹری متعلقہ میاں محمود احمد صاحب اینڈ برادرس کی طرف سے ادا شدہ رقم ۵۰۰/- روپیہ درج ہوئی ہے حالانکہ اصل رقم مبلغ ۷۰۰/- روپیہ تھی۔

(ادارہ)

گورداسپور کی خبریں

۲۵ر دسمبر ۔ چوہدری سندر سنگھ ڈپٹی منسٹر نے دینا نگر میں کانگرس ورکرز میٹنگ کو خطاب کیا اور ذنیوال کلاں گاؤں میں ایک بہت بڑی کانفرنس میں زمینداروں کو اناج زیادہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور علاقہ کے لوگوں کو نیشنل ڈیفنس فنڈ میں کھلے دل سے چندہ دینے پر مبارکباد دی اور نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کی۔

گذشتہ دنوں مہارانی پٹیالہ کی دینا نگر میں آمد پر گپتا برادرز دینا نگر نے ۱۵۰۰/- روپے کے ڈیفنس بانڈ پیش کئے۔ گپتا برادرز اب تک ۱۵۰۱/- پرائم منسٹر کو، ۵۰۰۰/- ڈی سی گورداسپور کو پیش کر چکے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور شری آر ڈی ملہوترہ نے شری رجیت سنگھ موضع برروال، شری مادھو سنگھ موضع ناتھ کے وارثوں کو پانچ پانچ سو روپیہ اور شری گندھر سنگھ موضع سجانپور کے وارثوں کو ۱۰۰۰/- پیش کیا۔ اور ان کی بہادری کی تعریف کی۔

مبلغ ۲۵۰۰۰ روپیہ اور ایک درجن سونے کے زیورات دھیانپور ڈی سی شری ملہوترہ کو پیش کئے گئے۔ اس فنڈ میں ۵۰۰۰/- دھیانپور دربار کی طرف سے دیا گیا۔

۲۵ر دسمبر تک نیشنل ڈیفنس فنڈ میں ضلع گورداسپور کا حصہ حسب ذیل تھا:-
۱۷۵۵۷۸۹/- روپیہ ۲۳۵۲ گرام سونا۔ ۲۷۳۴/- بطور واسطے منسٹر کو۔ ۱۹۷۵۱۰/- روپیہ کے نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ۔

گورداسپور سب ڈویژن نے ۶۱۹۰۸۳/- روپیہ دیا۔

گورداسپور میں انجمن نوجوان ہندی کی میچ وغیرہ کے سلسلہ میں ۲۵۰/- روپیہ جمع ہوا جو نیشنل ڈیفنس فنڈ میں دے دیا گیا۔

شری کرپال سنگھ رندھاوا ایم۔ ایل۔ اے۔ ننگ گڑھ چوڑیاں نے شری آر ڈی ملہوترہ ڈی سی گورداسپور کو ۳۲۰۰۰/- روپیہ اور سونے کی چند انگوٹھیاں موضع بکھاریہ میں پیش کیں۔

ڈی سی کے پھولوں کے ہار نیلام ہوئے جو سرپنچ پنچایت نے ۱۰۱/- میں خریدے۔ یہ تمام رقوم این۔ ڈی۔ ایف۔ میں دے دی گئیں۔

درخواست دعا: میرے والد ابراہیم اسمٰعیل صاحب صدیقی دنوں سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں طبیعت بہت کمزور اور گھبراہٹ ہے بزرگان سلسلہ و درویشان دعائے صحت فرمائیں۔
اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلہ